ٹائیٹل بار اوّل

As the Muslims of India entertain different beliefs with regard to "the coming Mehdi" and especially the nature of his appearance among the Muslims, according to some Muslims he will be a reformer and engenderer of new life, like a true lover of peace and tranquility and a person poor in heart, – the Muslims of his party considering his appearance as merely spiridual, while other Muslims, such as Maulvi Mohammad Husain of Batala, editor of Isha-at-Ussunnah and leader and advocate of Ahl-i-hadis or Wahabis of his class, believe that the "coming Mehdi" will be Ghazi, general slaughterer and upsetter of the empires of the nations other than Muslims, especially the bitter opponent of the British Empire and speak of the terrible consequences resulting from the bloody deeds of this Mehdi, I have written this pamphlet to show which of these two Muslim parties is right in its beliefs with regard to "the coming Mehdi".

It will be better that our benign Government will get this pamphlet translated into English and hence make itself acquainted with these differences concerning "The coming Mehdi".

Haqiqat-ul-Mehdi

حقیقت المہدی

The true nature of Almehdi

بتاریخ ۲۱ر فروری مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں باہتمام حکیم فضل الدین صاحب بھیروی مطبوع ہوا
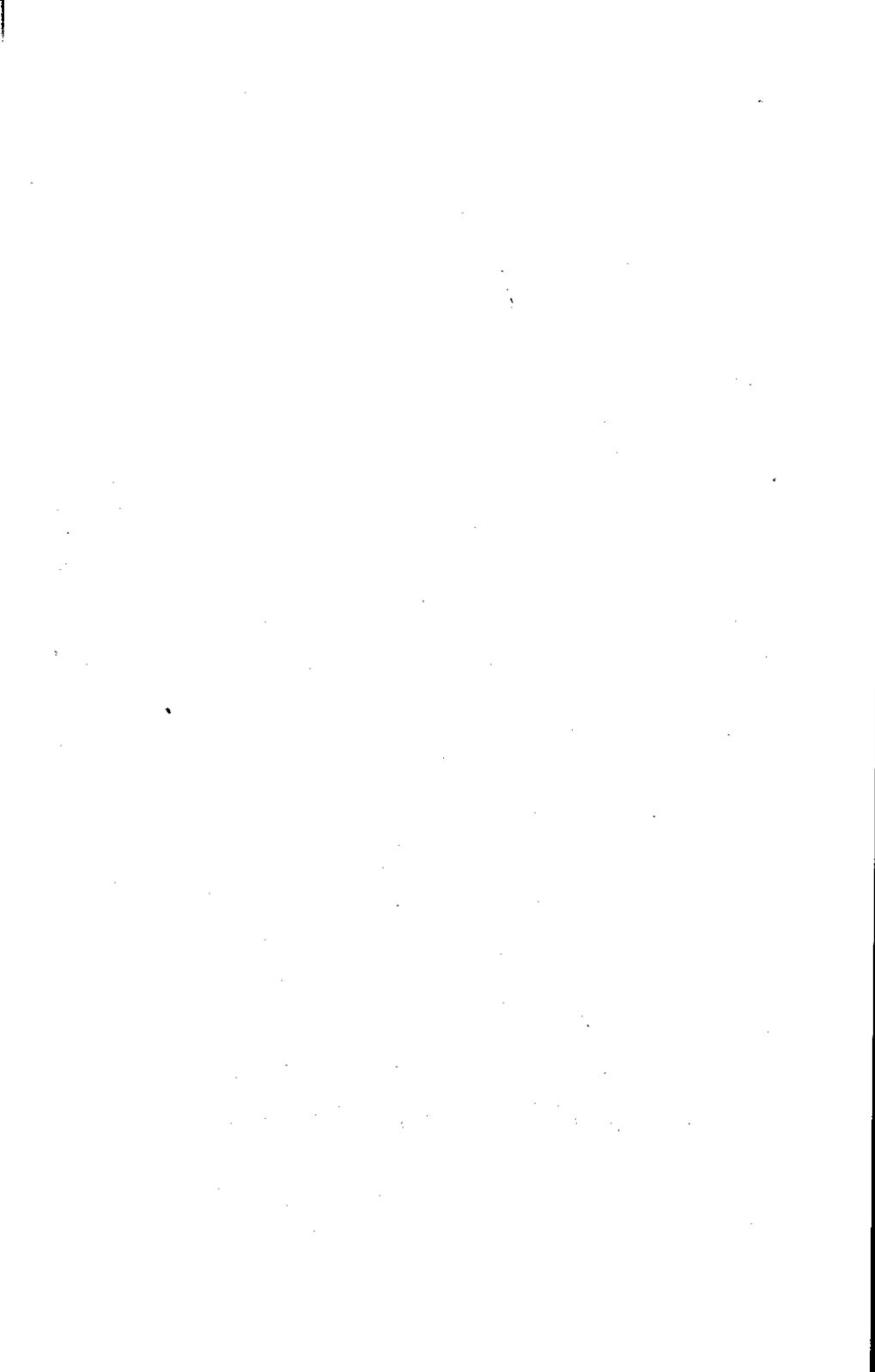
مہدی کے متعلق عقیدے

یہ ضروری ہے کہ میں گورنمنٹ عالیہ انگلشیہ پر ظاہر کروں کہ مہدی معہود کے بارے میں فرقہ وہابیہ کا جو اپنے تئیں اہل حدیث کے نام سے موسوم کرتے ہیں جن کا سرگروہ مولوی ابوسعید محمد حسین بٹالوی اپنے تئیں خیال کرتا ہے کیا عقیدہ ہے اور اس بارے میں میرا اور میری جماعت کا کیا عقیدہ ہے۔ کیونکہ اس تمام اختلاف اور باہمی عداوت کی جڑ یہی ہے کہ میں ایسے مہدی کو نہیں مانتا اس لئے میں ان لوگوں کی نظر میں کافر ہوں۔ اور میری نظر میں یہ لوگ غلطی پر ہیں۔ سو میں ذیل میں بمقابل اپنے عقیدہ کے ان لوگوں کا عقیدہ لکھتا ہوں جو مہدی کے بارے میں رکھتے ہیں۔ اگرچہ یہ عقیدہ جو مہدی کی نسبت اہلحدیث کا ہے جن کا اصلی نام وہابی ہے اُن کے صدہا رسالوں اور کتابوں میں پایا جاتا ہے لیکن میں مناسب دیکھتا ہوں کہ نواب صدیق حسن خان کی کتابوں میں سے اس عقیدہ کا کچھ حال بیان کروں۔ کیونکہ مولوی محمد حسین جو ان کا سرگروہ ہے صدیق حسن خان کو اس صدی کا مجدّد مان چکا ہے (دیکھو اشاعۃ السنہ) اور اس کی کتابوں کو ایک مجدّد کی ہدایات کی حیثیت سے ہر ایک اہل حدیث کے لئے واجب العمل سمجھتا ہے اور وہ یہ ہے:۔

ہمارے مخالف مولویوں کا عقیدہ مہدی کی نسبت

نواب صدیق حسن خاں اپنی کتاب حجج الکرامہ کے صفحہ ۳۷۴ میں اور نیز اس کا بیٹا سید نور الحسن خان اپنی کتاب اقتراب الساعۃ کے صفحہ ۶۴ میں مہدی کی نسبت اہلحدیث کے عقیدہ کو اس طرح بیان

میرا اور میری جماعت کا عقیدہ مہدی کی نسبت

مہدی اور مسیح موعود کے بارے میں جو میرا عقیدہ اور میری جماعت کا عقیدہ ہے وہ یہ ہے کہ اس قسم کی تمام حدیثیں جو مہدی کے آنے کے بارے میں ہیں ہرگز قابلِ وثوق اور قابلِ اعتبار

کرتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مہدی ظاہر ہوتے ہی اس قدر عیسائیوں کو قتل کرے گا کہ جو اُن میں سے باقی رہ جائینگے اُن کو حکومت اور بادشاہت کا حوصلہ نہیں رہے گا۔ اور ریاست کی بُو اُن کے دماغ سے نکل جائیگی۔ اور ذلیل ہو کر بھاگ جائینگے۔" پھر اُسی حجج الکرامہ کے صفحہ ۳۸۴ سطر ۸ میں لکھتا ہے کہ "اس فتح کے بعد مہدی ہندوستان پر چڑھائی کریگا اور ہندوستان کو فتح کرلیگا اور ہندوستان کے بادشاہ کو گردن میں طوق ڈالکر اُسکے سامنے حاضر کیا جائیگا اور تمام خزانے اور ملک گورنمنٹ کے لوٹ لینگے۔" اور پھر اسی کی زیادہ تشریح کتاب اقتراب الساعۃ کے صفحہ ۶۴ پر اس طرح کی ہے جو صفحہ مذکور یعنی صفحہ ۶۴ کے تیرھویں سطر سے اٹھارہویں سطر تک یہ عبارت ہے۔ "ہندوستان کے بادشاہوں کو گردن میں طوق ڈال کر اُنکے یعنی مہدی کے سامنے لائینگے۔ اُن کے خزائن بیت المقدس کا زیور کئے جائینگے۔" پھر اس کے بعد اپنی رائے بیان کرتا ہے اور اس رائے کی تائید میں اس کے اپنے مُنہ کے لفظ یہ ہیں۔ "میں کہتا ہوں ہند میں اب تو کوئی بادشاہ بھی نہیں ہے۔ یہی چند رئیس ہنود یا مسلمان ہیں سو وہ کچھ حاکم مستقل نہیں ہیں۔ بلکہ برائے نام ہیں اس ولایت کے بادشاہ یورپین ہیں۔ غالباً اس وقت تک یعنی

نہیں ہیں۔ میرے نزدیک اُن پر تین قسم کا جرح ہوتا ہے یا یوں کہو کہ وہ تین قسم سے باہر نہیں۔
(۱) اوّل وہ حدیثیں کہ موضوع اور غیر صحیح اور غلط ہیں اور اُن کے راوی خیانت اور کذب سے متہم ہیں اور کوئی دیندار مسلمان اُن پر اعتماد نہیں کر سکتا۔
(۲) دوسری وہ حدیثیں ہیں جو ضعیف اور مجروح ہیں اور باہم تناقض اور اختلاف کی وجہ سے پایۂ اعتبار سے ساقط ہیں۔ اور حدیث کے نامی اماموں نے یا تو ان کا قطعاً ذکر ہی نہیں کیا اور یا جرح اور بے اعتباری کے لفظ کے ساتھ ذکر کیا ہے اور توثیق روایت نہیں کی یعنی راویوں کے صدق اور دیانت پر شہادت نہیں دی۔ (۳) تیسری وہ حدیثیں ہیں جو درحقیقت صحیح تو ہیں اور طرق متعددہ سے ان کی صحت کا پتہ ملتا ہے لیکن یا تو وہ کسی پہلے زمانہ میں پوری ہو چکی ہیں اور مدت ہوئی کہ اُن لڑائیوں کا خاتمہ ہو چکا ہے اور اب کوئی حالت منتظرہ باقی نہیں اور یا یہ بات ہے کہ اُن میں ظاہری خلافت اور ظاہری لڑائیوں کا کچھ بھی ذکر نہیں صرف ایک مہدی یعنی ہدایت یافتہ انسان کے آنے کی خوشخبری دی گئی ہے اور اشارات سے بلکہ صاف لفظوں میں بھی بیان کیا گیا ہے کہ اس کی ظاہری بادشاہت اور خلافت نہیں ہوگی اور نہ وہ لڑیگا اور نہ خونریزی

مہدی کے زمانہ تک یہی حاکم یہاں کے رہینگے اِن ہی کو ان کے روبرو یعنی مہدی کے روبرو گرفتار کرکے لے جائیں گے۔" اور اوپر یہی شخص لکھ چکا ہے کہ گردن میں طوق ڈال کر مہدی کے روبرو حاضر کرینگے۔ اور حجج الکرامہ میں لکھا ہے کہ وہ زمانہ قریب ہے۔ اور غالباً چودھویں صدی ہجری میں یہ سب کچھ ہو جائیگا۔ اور پھر صفحہ ۱۶۵ اقتراب الساعۃ میں لکھا ہے کہ مہدی عیسائیوں کی صلیب کو توڑیگا یعنی اُن کے مذہب کا نام و نشان نہیں چھوڑیگا اور پھر حجج الکرامہ کے صفحہ ۳۸۱ میں لکھا ہے کہ عیسیٰ آسمان سے اُتر کر مہدی کا وزیر بن جائیگا اور بادشاہ مہدی ہوگا۔ پھر حجج الکرامہ کے صفحہ ۳۸۳ میں خوشخبری دیتا ہے کہ اب مہدی کا زمانہ نزدیک آگیا ہے۔ پھر صفحہ ۳۸۴ میں لکھتا ہے کہ ایک فرقہ مسلمانوں کا جو اس بات کو نہیں مانتا کہ مہدی اس شان اور امر یعنی غازی اور مجاہد ہونے کے طور پر آئیگا وہ فرقہ غلطی پر ہے کیونکہ اس نشان کے ساتھ مہدی کا ظاہر ہونا صحاح ستہ سے یعنی حدیث کی چھ معتبر کتابوں سے ثابت ہوتا ہے۔ پھر صفحہ ۳۹۵ حجج الکرامہ میں نواب صدیق حسن خان لکھتا ہے کہ زمانہ ظہور مہدی کا اب

کریگا اور نہ اس کی کوئی فوج ہوگی اور روحانیت اور دلی توجہ کے زور سے دلوں میں دوبارہ ایمان قائم کردیگا جیسا کہ حدیث لا مہدی الّا عیسیٰ جو ابن ماجہ کی کتاب میں جو اسی نام سے مشہور ہے اور حاکم کی کتاب مستدرک میں انس بن مالک سے روایت کی گئی ہے اور یہ روایت محمد بن خالد جندی نے ابان بن صالح سے اور ابان بن صالح نے حسن بصری سے اور حسن بصری نے انس بن مالک سے اور انس بن مالک نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کی ہے۔ اور اس حدیث کے معنے یہ ہیں کہ بجز اس شخص کے جو عیسیٰ کی خو اور طبیعت پر آئے گا اور کوئی بھی مہدی نہیں آئیگا۔ یعنی وہی مسیح موعود ہوگا اور وہی مہدی ہوگا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خُو اور طبیعت اور طریق تعلیم پر آئیگا یعنی بدی کا مقابلہ نہ کریگا اور نہ لڑیگا اور پاک نمونہ اور آسمانی نشانوں سے ہدایت کو پھیلائے گا اور اسی حدیث کی تائید میں وہ حدیث ہے جو امام بخاری نے اپنی صحیح بخاری میں لکھی ہے جس کے لفظ یہ ہیں کہ یضع الحرب یعنی وہ مہدی جس کا دوسرا نام مسیح موعود ہے دینی لڑائیوں کو قطعاً موقوف کردیگا اور اس کی یہ ہدایت ہوگی کہ دین کیلئے لڑائی مت

بہت قریب ہے۔ تمام علامتیں ظاہر ہو چکی ہیں۔
اور اسلام بہت کمزور ہو گیا ہے۔ اور پھر حجج الکرامہ
کے صفحہ ۴۲۴ میں لکھتا ہے کہ عیسیٰ بھی مہدی
کی طرح تلوار کے ساتھ اسلام پھیلائیگا۔ دو ہی
باتیں ہونگی۔ یا قتل اور یا اسلام۔ اور کتاب
احوال الآخرت کے صفحہ ۳۱ میں بھی لکھا ہے کہ
جو عیسائی ایمان نہیں لائیں گے وہ سب قتل کر دیئے
جاویں گے۔

غرض یہ عقائد محمد حسین اور اس کے اس گروہ
کے ہیں جن کو اب اہل حدیث کے نام سے پکارتے
ہیں۔ عوام مسلمان اُن کو وہابی کہتے ہیں۔ اور
محمد حسین ان کا سرگروہ اور ایڈووکیٹ اپنے تئیں
ظاہر کرتا ہے۔ اور ان عقیدوں کا ماخذ یہ لوگ اپنی
غلطی سے وہ حدیثیں سمجھتے ہیں جو احادیث کی ایک
مشہور کتاب میں جسکا نام مشکوٰۃ ہے۔ باب الملاحم
میں ذکر کی گئی ہیں۔ عربی میں ملاحم بڑی لڑائیوں
کو کہتے ہیں۔ اور یہ لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ
یہ وہ لڑائیاں ہیں جو مہدی عیسائیوں وغیرہ کے
ساتھ کرے گا۔ یہ باب کتاب مظاہر حق جو کتاب
مشکوٰۃ کی شرح ہے اس کے جلد چہارم صفحہ ۳۲۱ سے شروع
ہوتا ہے مگر افسوس کہ ان حدیثوں کے سمجھنے میں

کرو۔ بلکہ دین کو بذریعہ سچائی کے نوروں اور اخلاقی
معجزات اور خدا کے قرب کے نشانوں سے پھیلاؤ۔ سو
میں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص اسوقت دین کیلئے لڑائی
کرتا ہے یا کسی لڑنے والے کی تائید کرتا ہے یا ظاہر یا پوشیدہ
طور پر ایسا مشورہ دیتا ہے یا دل میں ایسی آرزوئیں رکھتا
ہے وہ خدا اور رسول کا نافرمان ہے۔ ان کی وصیتوں اور
حدود اور فرائض سے باہر چلا گیا ہے۔

اور میں اس وقت اپنی محسن گورنمنٹ کو اطلاع
دیتا ہوں کہ وہ مسیح موعود خدا سے ہدایت یافتہ اور
مسیح علیہ السلام کے اخلاق پر چلنے والا **میں ہی**
ہوں۔ ہر ایک کو چاہیئے کہ ان اخلاق میں مجھے آزماوے
اور خراب ظن اپنے دل سے دور کرے۔ میری
بیس برس کی تعلیم جو براہین احمدیہ سے شروع
ہو کر راز حقیقت تک پہنچ چکی ہے۔ اگر غور سے دیکھا
جائے تو اس سے بڑھ کر میری باطنی صفائی کا کوئی اور
گواہ نہیں میں اپنے پاس ثبوت رکھتا ہوں کہ میں نے
ان کتابوں کو عرب اور روم اور شام اور کابل
وغیرہ ممالک میں پھیلا دیا ہے اور اس امر سے قطعاً
منکر ہوں کہ آسمان سے اسلامی لڑائیوں کے لئے
مسیح نازل ہو گا۔ اور کوئی شخص مہدی کے نام سے
جو بنی فاطمہ سے ہو گا بادشاہ وقت ہو گا اور

ان لوگوں نے بڑی غلطی کھائی ہے۔
غرض محمد حسین اور اس کے اہل حدیث گروہ آنے والے مہدی کی نسبت یہی عقیدے رکھتے ہیں۔ اور جیسا کہ یہ لوگ خطرناک اور نقض امن کا بھڑکنے والا مادہ اپنے اندر رکھتے ہیں اس کے لکھنے کی ضرورت نہیں۔ اور اُن کے مقابل پر دوسرے کالم میں میرے عقیدے ہیں۔ اور نیز میری جماعت کے۔ فقط

دونوں مل کر خونریزیاں شروع کر دیں گے۔ خدا نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ یہ باتیں ہرگز صحیح نہیں ہیں۔ مدت ہوئی کہ حضرت مسیح علیہ السلام وفات پا چکے کشمیر میں محلہ خان یار میں آپ کا مزار موجود ہے۔ سو جیسا کہ مسیح کا آسمان سے اُترنا باطل ثابت ہوا۔ ایسا ہی کسی مہدی غازی کا آنا باطل ہے۔ اب جو شخص سچائی کا بھوکا ہے وہ اس کو قبول کرے۔ فقط

راقم خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نحمدہٗ و نصلی
رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ
وَاَنْتَ خَیْرُ الْفَاتِحِیْنَ [1]

اے قدیر و خالقِ ارض و سما | اے رحیم و مہربان و رہنما
اے کہ میداری تو بر دلہا نظر | اے کہ از تو نیست چیزے مستتر
گر تو مے بینی مرا پُر فسق و شر | گر تو دید استی کہ ہستم بدگہر
پارہ پارہ کن منِ بدکار را | شاد کُن ایں زمرۂ اغیار را
بر دلِ شاں ابرِ رحمت ہا ببار | ہر مرادِ شاں بفضلِ خود برآر
آتش افشاں بر در و دیوارِ من | دشمنم باش و تبہ کن کارِ من
ور مرا از بندگانت یافتی | قبلۂ من آستانت یافتی
در دلِ من آں محبّت دیدۂ | کز جہاں آں راز را پوشیدۂ
با من از روئے محبّت کار کن | اندکے افشاء آں اسرار کن
اے کہ آئی سوئے ہر جویندۂ | واقفی از سوزِ ہر سوزندۂ
زاں تعلّق ہا کہ با تو داشتم | زاں محبت ہا کہ در دل کاشتم
خود بروں آ از پئے ابراءِ من | اے تو کہف و ملجاء و ماوائے من
آتشے کاندر دلم افروختی | وز دمِ آں غیر خود را سوختی
ہم ازاں آتش رُخِ من برفروز | ویں شبِ تارم مبدّل کن بروز

[1] الاعراف : ۹۰

چشم بکشا ایں جہانِ کور را | اے شدید البطش بنما زور را
زآسماں نورِ نشانِ خود نما | یک گلے از بوستانِ خود نما
ایں جہاں بینیم پُر از فسق و فساد | غافلاں را نیست وقتِ موت یاد
از حقائق غافل و بیگانہ اند | ہمچو طفلاں مائلِ افسانہ اند
سرد شد دلہا ز مہرِ روئے دوست | روئے دلہا تافتہ از کوئے دوست

سیل در جوش است و شب تاریک و تار
از کرمہا آفتابے را برآر

چونکہ قدیم سے یہی زمانہ کی عادت ہے کہ جب کسی قوم میں کوئی ایسا فرقہ پیدا ہوتا ہے کہ اس قوم کی نظر میں اس فرقہ کے اصول اور عقائد اُن کے اپنے اصول اور عقیدوں کے برخلاف ہوتے ہیں تو اس قوم کے سرگروہ یہ کوشش کرتے ہیں کہ اس فرقہ کو کسی طرح نابود کردیں اور ہمیشہ یہی کوشش کرتے رہتے ہیں کہ قوم کے سامنے اور نیز گورنمنٹ کے سامنے انکو بدنام کریں سو یہی معاملہ اس ملک کے بعض مولویوں نے مجھ سے کیا ہے۔ جن میں سے پکا دشمن اور مخالف مولوی محمد حسین بٹالوی ایڈیٹر اشاعت السنہ ہے۔ اس بیچارے نے میری بدخواہی کے لئے اپنا آرام حرام کردیا۔ بٹالہ سے بنارس تک اپنا قابلِ شرم استفتاء لے کر میرے کفر کی نسبت مُہریں لگواتا پھرا۔ اور پھر جب فقط ایسی کارروائی پر اُس کی طبیعت خوش نہ ہوئی تو گورنمنٹ تک خلاف واقعہ یہ باتیں میری نسبت پہنچاتا رہا کہ یہ شخص درپردہ باغی ہے اور مہدی سوڈانی سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ حالانکہ آپ ہی اپنے اشاعة السنہ میں میرے بارے میں یہ مضمون شائع کرچکا تھا کہ اس شخص کی نسبت بغاوت کا خیال دل میں لانا کمال درجہ کی بے ایمانی ہے۔ اور بار بار لکھ چکا تھا کہ مَیں اپنی ذاتی واقفیت سے گواہی دیتا ہوں کہ یہ شخص اور اس کا والد مرزا غلام مرتضےٰ صاحب گورنمنٹ انگریزی کے خیرخواہ اور جاں نثار ہیں۔ غرض جب اس دانا گورنمنٹ نے اس حاسد کی باتوں کی طرف

کچھ توجہ نہ کی تو پھر اپنی قوم کو اکسانا شروع کیا اور میری نسبت یہ فتویٰ شائع کیا کہ اس شخص کا قتل کرنا موجب ثواب ہے۔ چنانچہ اس فتویٰ کو دیکھ کر اَور کئی مولویوں نے بھی قتل کا فتویٰ دے دیا۔ پس بلاشبہ یہ سچ ہے کہ اگر خدائے تعالیٰ اپنے فضل سے یہ سامان پیدا نہ کرتا کہ اس گورنمنٹ عالیہ کے زیر سایہ مجھے پناہ دیتا تو معلوم نہیں کہ ایسے غازی مجاہد اب تک کیا کچھ نہ دکھاتے۔ یہ شخص بار بار مجھے امیر کابل کی دھمکی دیتا رہا ہے کہ وہاں چلو تو پھر زندہ نہ آؤ گے۔ یہ تو ہمیں معلوم تھا کہ یہ شخص امیر کابل کے پاس ضرور گیا تھا۔ مگر یہ بھید اب تک نہیں کھلا کہ امیر نے اس شخص کو میرے قتل کی نسبت کیوں اور کس وجہ سے وعدہ دیا۔ مگر یاد رہے کہ میرے منافقانہ اصول نہیں ہیں۔ اگر اس شخص نے امیر کو میری نسبت یہ کہکر برگشتہ کیا ہے کہ یہ شخص اس مہدی اور مسیح کے آنے سے منکر ہے جس کا انتظار جسمانی خیالات کے لوگ کر رہے ہیں تو مجھے حق بات کے بیان کرنے میں امیر کابل کا کیا خوف ہے میں برملا کہتا ہوں کہ اس غازی مہدی اور غازی مسیح کے آنے کا مَیں منکر ہوں۔ گو یہ کلمات کسی بے ادبی پر حمل کئے جائیں مگر جو کچھ خدا نے میرے پر ظاہر کیا مَیں اُس کو چھوڑ نہیں سکتا۔ میں اس بات کا قائل ہوں کہ رُوحانی طور پر اسلام کو ترقی ہوگی اور امن اور صلحکاری سے سچائی پھیلے گی۔ مگر اس شخص کی حالت پر سخت افسوس ہے کہ کئی رنگ بدلتا ہے۔ مولویوں کو درپردہ کچھ کہتا ہے اور گورنمنٹ انگریزی کو کچھ اَور۔ پھر امیر کابل کے پاس اس کے خوش کرنے کے لئے اس کی مرضی کے موافق عقائد ظاہر کرتا ہے۔ مَیں یقین رکھتا ہوں کہ اس شخص نے کابل میں جاکر اپنے وجود کو عقیدہ کے رو سے امیر کے اغراض کے موافق ظاہر کیا ہے۔ کیونکہ اگر امیر کابل ایسا ہی شخص ہے جو اپنے مخالف عقیدہ کو پاکر فی الفور قتل کر دیتا ہے تو یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسے امیر سے یہ کیونکر بچ کر آگیا۔ کیا یہ شخص اقرار کر سکتا ہے کہ یہ امیر کابل کا ہم عقیدہ ہے۔ رہے میرے عقائد۔ سو جیسا کہ وہ واقعی سچے ہیں ایسا ہی وہ ہر ایک فتنہ سے پاک اور مبارک ہیں۔ ایک دانا سوچ سکتا ہے کہ ہمارے یہ عقائد کہ کوئی مہدی یا مسیح

ایسا آنے والا نہیں ہے جو زمین کو خون سے سُرخ کر دیگا۔ اور بڑا کمال اس کا یہ ہوگا کہ جبر سے لوگوں کو مسلمان کرے۔ یہ کیسے عمدہ اور نیک عقائد ہیں جو سراسر امن اور حلم کے اصولوں پر مبنی ہیں جن کی وجہ سے نہ کسی مخالف کو یہ موقعہ ملتا ہے کہ اسلام پر کسی قسم کے جبر کا الزام قائم کرے اور نہ بنی نوع سے خواہ نخواہ کی درندگی کا برتاؤ کرنا پڑتا ہے اور نہ اخلاقی حالت پر کوئی دھبہ لگتا ہے۔ اور نہ ایسے پاک عقیدہ کے لوگ کسی مخالف المذہب گورنمنٹ کے نیچے منافقانہ زندگی بسر کر سکتے ہیں۔ لیکن وہ عقیدے جو ہمارے عقائد کے مخالف ہیں۔ جن کے لئے یہ لوگ اُمیدیں کئے بیٹھے ہیں ان کی تصریح کی ضرورت نہیں۔ ہماری دانا گورنمنٹ کو یاد رکھنا چاہیئے کہ مسلمانوں کے متفرق فرقوں میں سے خطرناک وہ گروہ ہے جن کے عقائد خطرناک ہیں۔ محمد حسین بٹالوی کا مجھے مہدی سوڈانی سے مشابہت دینا کس قدر گورنمنٹ کو دھوکا دینا ہے۔ ظاہر ہے کہ نہ میں جہاد کا قائل اور نہ ایسے مہدی کو ماننے والا اور نہ ایسے کسی مسیح کے آنے کا انتظار رکھتا ہوں جس کا کام جہاد اور خونریزی ہو۔ تو پھر سوڈانی کو مجھ سے کیا مشابہت اور مجھے اُس سے کیا مناسبت۔ جہاں تک میرا خیال ہے میں جانتا ہوں کہ مہدی سوڈانی کے عقیدہ سے ان لوگوں کے عقیدے بہت مشابہ ہیں۔ اگر محمد حسین اور اس کے دس بیس دوست مولویوں کے ایک دوسرے کے روبرو حلفاً اظہار لئے جائیں تو فی الفور پتہ لگ جائیگا کہ مہدی سوڈانی کے عقائد سے میرے عقائد ملتے ہیں یا ان لوگوں کے۔

مجھے کچھ ضرور نہ تھا کہ میں ان باتوں کا ذکر کروں۔ گورنمنٹ عالیہ خوب دانا ہے۔ وہ کسی کا دھوکا کھا نہیں سکتی۔ لیکن چونکہ محمد حسین نے بارہا میرے پر یہ الزام لگایا ہے کہ گویا مہدی سوڈانی سے میرے حالات مشابہ بلکہ اُس سے بھی زیادہ خطرناک ہیں اس لئے ضرور تھا کہ اس افترا کا میں جواب دیتا۔ خدائے تعالیٰ کا شکر ہے کہ منافقانہ کارروائیوں سے اُس نے مجھے محفوظ رکھا ہے۔ یہ نہیں کہ محمد حسین کی طرح گورنمنٹ انگریزی کو کچھ بتلاؤں اور اپنے ہم جنس مولویوں پر کوئی اَور عقائد ظاہر کروں۔ یہ کسقدر قابلِ شرم اور کمینہ خصلت ہے کہ محمد حسین بٹالوی نے

دوسرے مولویوں سے اُن کے مہدی کے متعلق عقائد سے اتفاق رائے ظاہر کیا۔ اور اسی طرح امیر کابل کو بھی خوش کیا اور اس سے بہت سا روپیہ انعام پایا۔ اور گورنمنٹ کے پاس یہ بیان کیا کہ گویا وہ ایسے عقائد سے بیزار اور ایسی حدیثوں کو سراسر غلط اور موضوع سمجھتا ہے۔ کیا یہ قابلِ تعریف خصلت ہے؟ ہرگز نہیں۔ منافقوں سے نہ خدا تعالیٰ راضی ہو سکتا ہے اور نہ کوئی دانا گورنمنٹ راضی ہو سکتی ہے۔ ظاہر باطن ایک ہونا نہایت عمدہ خصلت ہے۔ گورنمنٹ سوچ سکتی ہے کہ یہ لوگ مجھ سے کیوں ناراض ہیں اور اصل جڑ ناراضگی کی کیا ہے۔ گورنمنٹ کے لئے سر سید احمد خاں کے۔ سی۔ ایس۔ آئی کی شہادت کافی ہے جس کو وہ آخری وقت میں میری نسبت شائع کر گئے۔ بلکہ تمام مسلمانوں کو نصیحت دی کہ اس شخص کے اس طریق عمل پر چلنا چاہیئے جو گورنمنٹ انگریزی کی نسبت اس کے خیالات ہیں۔ کون نیک دل انسان ہے جو اس بات پر اطلاع پاکر افسوس نہیں کرے گا کہ محمد حسین نے نہایت کینہ سے مسلمانوں کو میرے دُکھ دینے کے لئے آمادہ کر دیا۔ مَیں اپنے طور پر رُوحانی امور کی دعوت کرتا تھا اور کبھی مَیں نے محمد حسین کو مخاطب نہیں کیا تھا۔ کہ یکدفعہ اُس نے خود بخود میرے لئے استفتاء طیار کیا اور یہ کوشش کرنا چاہا کہ لوگ مجھے کافر اور دجّال قرار دیں۔ پہلے وہ فتویٰ اپنے اُستاد نذیر حسین دہلوی کے سامنے پیش کیا۔ چونکہ نذیر حسین مذکور اُسی کا ہم مشرب اور ہم مادہ ہے اور حواس بھی پیرانہ سالی کے ہیں۔ اور فطرتاً کوتہ اندیش مُلّاؤں کی طرح بغض اور بخل بھی بہت ہے اس لئے فی الفور بلا توقف میرے کفر پر گواہی دی۔ پھر کیا تھا تمام اُس کے فضلہ خوار شاگردوں نے تکفیر کا فتویٰ دے دیا۔ خیر یہ تو وہ امر ہے کہ مرنے کے بعد ہر ایک شخص معلوم کرے گا کہ کون کافر اور کون مومن ہے لیکن اسجگہ صرف یہ ظاہر کرنا منظور ہے کہ محمد حسین نے خواہ نخواہ سراسر عناد کی وجہ سے فتوے طیار کیا اور ہندوستان میں جابجا سیر کر کے صدہا مہریں اُس پر لگوائیں کہ یہ شخص کافر اور دجّال ہے اور پھر اس وقت سے آج تک توہین اور تحقیر اور گالیاں دینے سے باز نہ آیا اور گندی گالیوں کے مضمون اپنے

ہاتھ سے لکھے اور محمد بخش جعفر زٹلی لاہوری اور ابوالحسن تبتی کے نام پر چھپوا دیئے۔ اور پھر اکثر مضمونوں کو نقل کے طور پر اپنے رسالوں میں لکھتا رہا۔ یہ تمام ثابت شدہ امور ہیں صرف ظنی باتیں نہیں ہیں۔ اور پھر اس پر بھی اکتفا نہ کی اور میرے قتل کا فتویٰ دیا۔ بارہا مباہلہ کی درخواست کی اور پھر اعراض کیا اور مجھے بدنام کیا کہ مباہلہ نہیں کرتے۔ یہی موجبات تھے جن کی وجہ سے مَیں نے اشتہار مباہلہ ۲۱ر نومبر ۱۸۹۸ء کو شائع کیا۔ جس کے بعد محمد حسین نے ایک چھری خریدی جس سے مجھے اس طور سے بدنام کرنا منظور تھا کہ گویا مَیں اُس کو قتل کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن جس شخص نے پہلے اس سے میرے قتل کا فتویٰ دیا اس کا چھری خریدنا کس بات پر دلالت کرتا ہے۔ سوچنا چاہیئے کہ مَیں نے اپنی پیشگوئی کے معنے صاف طور پر اشتہار میں درج کئے تھے کہ اس سے مراد کسی کی موت وغیرہ نہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ جو شخص جھوٹا ہے وہ علماء اور اہل انصاف کی نظر میں ذلیل ہوگا۔ اور اس ذلت کو قانون سے کچھ تعلق نہ تھا مگر تاہم بعض اہل غرض نے مجھے قانون کا نشانہ بنانا مدعا رکھکر حکّام تک اس بات کو پہنچایا۔ اگر دو چار عربی جاننے والوں سے اس الہام کے حلفاً معنے پُوچھے جاتے اور سب سے پہلے چند عربی دان لوگوں کا میرے روبرو اظہار لیا جاتا تو یہ مقدمہ ایک قدم بھی نہ چل سکتا کیونکہ ایسی ذلت کو جو علماء کے فتوے پر موقوف ہے قانون سے کچھ بھی تعلق نہ تھا۔ مگر ایسا نہ ہُوا۔ اور اسی وجہ سے بڑا حرج پیش آیا۔ حالانکہ اشتہار ۲۱ر نومبر اور ۳۰ر نومبر ۱۸۹۸ء میں اس کی تشریح بھی موجود تھی۔ محمد حسین نے اپنی پُرانی عادت کے موافق آتھم اور لیکھرام کی نسبت جو پیشگوئی تھی اُس سے اس طور سے فائدہ اٹھانا چاہا کہ گویا وہ تمام شور اور خونریزی میرے مشورہ اور ایما سے ہوئی تھی۔ اور ایسی پیشگوئیاں میرا قدیم شیوہ ہے۔ مگر افسوس کہ کسی کو اب تک یہ خیال نہیں آیا کہ وہ دونوں پیشگوئیاں ان دونوں شخصوں کے سخت اصرار کے بعد ہوئی تھیں اور انہوں نے خود اپنی رضامندی سے ان پیشگوئیوں کو میرے شائع کرنے سے پہلے شائع کیا تھا جس کے ثبوت کافی طور پر موجود ہیں۔ تو پھر میرے پر کونسا الزام تھا۔ ہاں

پیشگوئیوں کے مضمون کے موافق ان دونوں نے وفات پاکر پیشگوئیوں کو سچا کر دیا۔ ایک اپنی موت سے مرا دوسرا کسی کے مارنے سے عبداللہ آتھم جو اپنی موت سے مرا تھا اُس نے زمانۂ پیشگوئی میں کبھی ظاہر نہ کیا کہ اُس کے مارنے کے لئے کبھی کوئی حملہ ہؤا چونکہ پیشگوئی شرطی تھی اس لئے اس نے اسلامی عظمت کا خوف دل میں پیدا کرکے اس قدر فائدہ اٹھا لیا کہ جب تک وہ خاموش رہا زندہ رہا۔ اور جب اُس نے عیسائیوں کی تعلیم سے یہ کہنا شروع کیا کہ مَیں نے اسلامی عظمت سے کچھ خوف نہیں کیا۔ تو اس جھوٹ بولنے کی وجہ سے خدا نے اس کو جلد تر اٹھا لیا تا پیشگوئی کا پورا ہونا لوگوں پر ظاہر کرے۔ جیسا کہ میرے الہام میں پہلے سے یہی درج تھا۔ سو عبداللہ آتھم کی نسبت دو طور سے پیشگوئی پوری ہوئی۔ اوّل الہامی شرط کے موافق اسلامی عظمت سے خوف کرنے اور پندرہ مہینے تک تحقیر اسلام سے زبان بند رکھنے کی وجہ سے خدائے رحیم نے اس کو مہلت دی جیسا کہ وعید کی پیشگوئیوں میں سنّت اللہ ہے۔ اور پھر پندرہ مہینے یعنی میعاد پیشگوئی گذرنے کے بعد اس کے دل میں یہ خیال پیدا ہؤا کہ اُس نے اس خوف کی وجہ سے فائدہ مہلت اور تاخیر کا نہیں اٹھایا بلکہ اتفاقاً ایسا ہی ہوگیا۔ سو اس خیال پر جب اُس نے اصرار کیا اور چند افتراء بھی کئے اور سمجھا کہ اب میں بچ گیا تو خدائے تعالیٰ نے اس سے اپنی امان کو واپس لے لیا اور میرے آخری اشتہار سے چھ مہینے کے اندر وہ فوت ہوگیا تا لوگوں کو معلوم ہو کہ صرف شرط سے اُس نے فائدہ اُٹھایا تھا۔ شرط کو توڑا اور فوراً پکڑا گیا۔ پس آتھم میں دو پیشگوئیاں پوری ہوئیں (۱) شرط سے فائدہ اٹھانے کی (۲) اور شرط توڑنے کے بعد فوراً پکڑے جانے کی۔ اور لیکھرام کی پیشگوئی میں کوئی شرط نہ تھی۔ اِس لئے وہ ایک ہی پہلو پر پوری ہوئی۔ کیسے نادان اور ظالم اور خائن وہ شخص ہیں کہ جو کہتے ہیں کہ آتھم کی نسبت پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ ہم ان کو بجز اس کے کیا کہیں کہ لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین۔

یہ بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ بعض بخیل طبع دل کے اندھے ایک دو اَور پیشگوئیوں پر

بھی اعتراض کرتے ہیں کہ وہ پوری نہیں ہوئیں۔ مگر یہ سراسر ان کا افترا ہے اور سچ اور واقعی یہی بات ہے کہ میری کوئی ایسی پیشگوئی نہیں کہ جو پوری نہیں ہوگئی۔ اگر کسی کے دل میں شک ہو تو وہ سیدھی نیت سے ہمارے پاس آجائے اور بالمواجہ کوئی اعتراض کرکے اگر شافی کافی جواب نہ سُنے تو ہم ہر ایک تاوان کے سزاوار ٹھہر سکتے ہیں حقیقت یہی ہے کہ ایسے لوگ بخل سے اعتراض کرتے ہیں نہ انصاف سے۔ اگر یہ لوگ انبیاء علیہم السلام کے وقتوں میں ہوتے تو اُن پر بھی ایسے ہی اعتراض کرتے جو مجھ پر کرتے ہیں۔ جو شخص آنکھیں رکھتا ہے اس کو ہم راہ دکھلا سکتے ہیں۔ مگر جو بخل اور خود غرضی اور تکبّر سے اندھا ہو گیا ہو اُس کو کیا دکھا سکتے ہیں۔ تین ہزار یا اس سے بھی زیادہ اس عاجز کے الہامات کی مبارک پیشگوئیاں جو امن عامہ کے مخالف نہیں پوری ہو چکی ہیں۔ صدہا نیک دل انسان گواہ ہیں۔ بہت سی تحریریں پیش از وقت شائع ہو چکی ہیں۔ پھر بھی اگر کوئی بخل کی راہ سے خواہ نخواہ شکوک اور اعتراضات پیش کرتا ہے اور سیدھے طور پر صحبت میں رہ کر تجربہ نہیں کرتا۔ اور نہ اہل تجربہ سے دریافت کرتا ہے اور دجل اور خیانت کی راہ سے دھوکا دینے والے اعتراضات مشہور کرتا ہے اور خیانت اور دروغگوئی سے باز نہیں آتا۔ وہ اُن منکرین کا وارث ہے جو اس سے پہلے خدا کے پاک نبیوں کے مقابل پر گزر چکے ہیں۔ خدا اپنے بندوں کو ایسے منصوبہ باز لوگوں کے بہتانوں سے اپنی پناہ میں رکھے۔ اس بات کا کیا سبب ہے کہ یہ لوگ چوروں کی طرح دُور دُور سے اعتراض کرتے ہیں اور صاف باطن لوگوں کی طرح بالمقابل آکر اعتراض نہیں کرتے اور نہ جواب سُننا چاہتے ہیں۔ اس کا یہی سبب ہے کہ یہ لوگ اپنے دجل اور بددیانتی سے واقف ہیں اور اُن کا دل اُنکو ہر وقت جتلاتا ہے کہ اگر تم نے ایسے بیہودہ اور جہالت اور خیانت سے بھرے ہوئے اعتراض روبرو پیش کئے تو اس صورت میں تمہاری سخت پردہ دری ہوگی۔ اور تمہاری دھوکا دینے والی باتیں یکدفعہ کالعدم ہو جائیں گی۔ تب اس وقت ندامت اور خجالت اور رسوائی رہ جائیگی

اور اعتراض کا نام و نشان نہ رہے گا۔

خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ میری پیشگوئیوں میں کوئی بھی امر ایسا نہیں ہے جس کی نظیر پہلے انبیاء علیہم السلام کی پیشگوئیوں میں نہیں ہے۔ یہ جاہل اور بے تمیز لوگ چونکہ دین کے باریک علوم اور معارف سے بے بہرہ ہیں۔ اس لئے قبل اس کے جو عادۃ اللہ سے واقف ہوں بخل کے جوش سے اعتراض کرنے کے لئے دوڑتے ہیں اور ہمیشہ بموجب آیت کریمہ یتربصون بکم الدوائر[1] میری کسی گردش کے منتظر ہیں اور علیھم دائرۃ السوء[1] کے مضمون سے بے خبر۔ ان میں سے ایک نے علم جفر کا دعویٰ کر کے میری نسبت لکھا ہے کہ "بذریعہ جفر ہمیں معلوم ہوا ہے کہ یہ شخص کاذب ہے۔" مگر یہ نادان نہیں سمجھتے کہ جفر وہی جھوٹا اور مردود علم ہے جس کے ذریعہ سے شیعہ یہ باتیں نکالا کرتے ہیں کہ ابوبکر اور عمر نعوذ باللہ ظالم اور دائرۂ ایمان سے خارج ہیں پس ایسے جھوٹے طریق کا وہی لوگ اعتبار کریں گے جن کے دل سچائی سے مناسبت نہیں رکھتے۔ اگر اس قسم کے حساب سے کوئی ہندو یہ جواب نکالے کہ فقط ہندو مذہب ہی سچا ہے اور باقی تمام نبیوں کے مذاہب جھوٹے ہیں تو کیا وہ مذہب جھوٹے ہو جائیں گے؟ افسوس یہ لوگ مسلمان کہلا کر کن کمینہ خیالات میں مبتلا ہیں۔ حالانکہ کشف اور خواب بھی ہر ایک کے یکساں نہیں ہوتے۔ وہ کامل کشف جس کو قرآن شریف میں اظہار علی الغیب سے تعبیر کیا گیا ہے جو دائرہ کی طرح پورے علم پر مشتمل ہوتا ہے وہ ہر ایک کو عطا نہیں کیا جاتا صرف برگزیدوں کو دیا جاتا ہے۔ اور ناقصوں کا کشف اور الہام ناقص ہوتا ہے جو بالآخر ان کو بہت شرمندہ کرتا ہے۔ اظہار علی الغیب کی حقیقت یہ ہے کہ جیسے کوئی اونچے مکان پر چڑھ کر اردگرد کی چیزوں کو دیکھتا ہے۔ تو بلاشبہ آسانی سے ہر ایک چیز اس کو نظر آ سکتی ہے لیکن جو شخص نشیب کے مکان سے ایسی چیزوں کو دیکھنا چاہتا ہے تو بہت سی چیزیں دیکھنے سے رہ جاتی ہیں۔ اور برگزیدوں سے خدا کی یہ عادت ہے کہ ان کی نظر کو اونچے مکان تک لے جاتا ہے۔ تب وہ آسانی سے ہر ایک چیز کو دیکھ سکتے ہیں۔ اور انجام کی خبر دیتے ہیں۔ اور

[1] التوبۃ: ۹۸

نشیب کا آدمی انجام کی خبر نہیں دے سکتا۔ اسی لئے بلعم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پہچاننے میں دھوکا کھایا۔ اور اس کو اُن کا وہ عالی مرتبہ برگزیدگی کا معلوم نہ ہو سکا۔ جس سے ڈر کر وہ ادب اختیار کرتا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت میں بھی یہودیوں میں کئی ملہم اور خواب بین تھے مگر چونکہ وہ نشیب میں تھے اور اظہار علی الغیب کا ان کو مرتبہ نہیں دیا گیا تھا۔ اس لئے وہ حضرت عیسیٰ کو شناخت نہ کر سکے اور اپنے جیسا بلکہ اپنے سے بھی کمتر ایک انسان سمجھ لیا۔ اور خواب بینوں یا الہام یابوں کے لئے یہ ایک ایسا ابتلاء ہے کہ اگر خدا کا فضل نہ ہو تو اکثر اس میں ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اور نیم ملّا خطرۂ ایمان کی مثل اُن پر صادق آجاتی ہے۔ اس لئے قیامِ نشیب اور اظہار علی الغیب کا فرق یاد رکھنے کے لائق ہے۔

بہت سے ایسے نابینا ملہم جن کے پیر گڑھے میں سے نہیں نکلے ہماری نسبت ایسی پیشگوئیاں کرتے ہیں کہ گویا اب ہمارے سلسلہ کا خاتمہ ہے۔ وہ اگر توبہ کریں تو اُن کے لئے بہتر ہے۔ ان کو یاد رکھنا چاہیئے کہ زندگی کے درمیانی حصّوں میں انبیاء علیہم السلام بھی بلاؤں سے محفوظ نہیں رہے مگر انجام بخیر ہوا۔ اسی طرح اگر ہمیں بھی اس درمیانی مراحل میں کوئی غم پہنچے یا کوئی مصیبت پیش آوے تو اس کو خدا تعالیٰ کا آخری حکم سمجھنا غلطی ہے۔ خدا تعالیٰ کا حتمی وعدہ ہے کہ وہ ہمارے سلسلہ میں برکت ڈالے گا۔ اور اپنے اس بندہ کو بہت برکت دے گا یہاں تک کہ بادشاہ اس بندہ کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ وہ ہر ایک ابتلاء اور پیش آمدہ ابتلاء کا بھی انجام بخیر کرے گا۔ اور دشمنوں کے ہر ایک بہتان سے انجام کار بریّت ظاہر کر دے گا۔ اس بارہ میں اس کے پاک الہام اس قدر ہوئے ہیں کہ اگر سب لکھے جائیں تو یہ اشتہار ایک رسالہ ہو جائیگا۔ لہذا چند الہام اور ایک خواب بطور نمونہ ذیل میں لکھتا ہوں اور وہ یہ ہیں :-

مجھے ۱۱؍ رمضان المبارک ۱۳۱۶ھ جمعہ کی رات کو جس میں انتشارِ روحانیت مجھے محسوس ہوتا تھا اور میرے خیال میں تھا کہ یہ لیلۃ القدر ہے اور آسمان سے نہایت آرام اور آہستگی

سے مینہہ برس رہا تھا ایک رؤیا ہوا۔ یہ رؤیا اُن کے لئے ہے جو ہماری گورنمنٹ عالیہ کو ہمیشہ میری نسبت شک میں ڈالنے کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ کسی نے مجھ سے درخواست کی ہے کہ اگر تیرا خدا قادر خدا ہے تو تُو اس سے درخواست کر کہ یہ پتھر جو تیرے سر پر ہے بھینس بن جائے۔ تب میں نے دیکھا کہ ایک وزنی پتھر میرے سر پر ہے جس کو کبھی میں پتھر اور کبھی لکڑی خیال کرتا ہوں۔ تب میں نے یہ معلوم کرتے ہی اس پتھر کو زمین پر پھینک دیا پھر بعد اس کے میں نے جناب الٰہی میں دُعا کی کہ اس پتھر کو بھینس بنا دیا جائے۔ اور میں اس دُعا میں محو ہو گیا۔ جب بعد اس کے میں نے سر اُٹھا کر دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ پتھر بھینس بن گیا ہے۔ سب سے پہلے میری نظر اس کی آنکھوں پر پڑی۔ اس کی بڑی روشن اور لمبی آنکھیں تھیں۔ تب میں یہ دیکھ کر کہ خدا نے پتھر کو جس کی آنکھیں نہیں تھیں ایسی خوبصورت بھینس بنا دیا جس کی ایسی لمبی اور روشن آنکھیں ہیں۔ خوبصورت اور مفید جاندار ہے۔ خدا کی قدرت کو یاد کر کے وجد میں آ گیا اور بلا توقف سجدہ میں گرا۔ اور میں سجدہ میں بلند آواز سے خدا تعالیٰ کی بزرگی کا ان الفاظ میں اقرار کرتا تھا کہ ربّی الاعلیٰ۔ ربّی الاعلیٰ اور اس قدر اونچی آواز تھی کہ میں خیال کرتا ہوں کہ وہ آواز دُور دُور تک جاتی تھی۔ تب میں نے ایک عورت سے جو میرے پاس کھڑی تھی جس کا نام بھانو تھا اور غالباً اس دُعا کی اُس نے درخواست کی تھی یہ کہا کہ دیکھ ہمارا خدا کیسا قادر خدا ہے جس نے پتھر کو بھینس بنا کر آنکھیں عطا کیں۔ اور میں یہ اُس کو کہہ رہا تھا کہ پھر یکدفعہ خدا تعالیٰ کی قدرت کے تصوّر سے میرے دل نے جوش مارا اور میرا دل اس کی تعریف سے پھر دوبارہ بھر گیا اور پھر میں پہلی طرح وجد میں آکر سجدہ میں گر پڑا۔ اور ہر وقت یہ تصوّر میرے دل کو خدا تعالےٰ کے آستانہ پر یہ کہتے ہوئے گراتا تھا کہ یا الٰہی تیری کیسی بلند شان ہے۔ تیرے کیسے عجیب کام ہیں کہ تُو نے ایک بے جان پتھر کو بھینس بنا دیا۔ اس کو لمبی اور روشن آنکھیں عطا کیں جن سے وہ سب کچھ دیکھتا ہے۔ اور نہ صرف یہی بلکہ اُس کے دودھ کی بھی اُمید ہے

قدرت کی باتیں ہیں کہ کیا تھا اور کیا ہوگیا۔ مَیں سجدہ میں ہی تھا کہ آنکھ کھل گئی۔ قریباً اُس وقت رات کے چار بج چکے تھے۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک۔ مَیں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ وہ ظالم طبع مخالف جو میرے پر خلاف واقعہ اور سراسر جھوٹ باتیں بنا کر گورنمنٹ تک پہنچاتے ہیں وہ کامیاب نہیں ہونگے۔ اور جیسا کہ خدا تعالےٰ نے خواب میں ایک پتھر کو بھینس بنا دیا اور اُس کو لمبی اور روشن آنکھیں عطا کیں اسی طرح انجام کار وہ میری نسبت حکام کو بصیرت اور بینائی عطا کرے گا اور وہ اصل حقیقت تک پہنچ جائیں گے۔ یہ خدا کے کام ہیں اور لوگوں کی نظر میں عجیب۔

یہ شکر کی بات ہے کہ جن حکّام کے ہم ماتحت کئے گئے ہیں وہ سچائی کے بھوکے اور پیاسے ہیں۔ اگر وہ غلطی کریں تو نیک نیتی سے غلطی کرتے ہیں۔ اور اصل بات کی کھوج میں لگے رہتے ہیں۔ اس کے بعد جو مجھے الہام ہوئے وہ اسی رؤیا کے مؤید ہیں۔ وہ بھی ذیل میں لکھتا ہوں تاکہ اس آخری وقت میں جب یہ باتیں پوری ہوں لوگوں کے ایمان قوی ہوں۔ مگر مَیں نہیں جانتا کہ یہ کب پورا ہو گا اور کس کے ہاتھ پر پورا ہوگا اور اس کا وقت کونسا ہے۔ مَیں یقیناً جانتا ہوں کہ یہ دھوکا جو ہمیشہ گورنمنٹ کو دیا جاتا ہے برقرار نہیں رہے گا اور آخر کار یہ ہوگا کہ حکّام انصاف پسند خدا داد رؤیت اور بصیرت اور روشن ضمیری سے میرے اصل حالات پر مطلع ہو جائیں گے۔ تب اسی کے موافق جو مَیں نے دیکھا جو بغیر وسیلہ انسانی ہاتھوں کے خدا کی قدرت نے ایک پتھر کو ایک خوبصورت سفید رنگ بھینس بنا دیا۔ اور اس کو نہایت روشن آنکھیں عطا فرمائیں۔ میری اصل حقیقت حکام پر کھل جائے گی۔ وہ گھڑی اور وہ دن خدا کو معلوم ہے۔ مگر جلد ہو یا دیر سے ہو گورنمنٹ عالیہ پر میری صفائی اور نیک چلنی اور گورنمنٹ کی نسبت کمال وفاداری ہر ایک شخص پر کھل جائے گی۔ اور وہ خیالات جو میری نسبت مشہور کئے جاتے ہیں غلط ثابت ہوں گے۔

اور الہامات جو اس خواب کے مؤید ہیں یہ ہیں :۔

انّ اللّٰہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون ۔ انت مع الذین اتقوا ۔ و انت معی یا ابراھیم ۔ یأتیك نصرتی انّی انا الرحمٰن ۔ یا ارض ابلعی ماءك غیض الماء وقضی الامر ۔ سلام قولاً من ربّ رحیم ۔ وامتازوا الیوم ایھا المجرمون ۔ انا تجالدنا فانقطع العدو واسبابه ۔ ویل لھم انّٰی یؤفکون ۔ یعض الظالم علی یدیه ویوثق ۔ وان اللّٰہ مع الابرار ۔ وانه علی نصرھم لقدیر ۔ شاھت الوجوه ۔ انه من اٰیة اللّٰہ وانه فتح عظیم ۔ انت اسمی الاعلیٰ ۔ وانت منّی بمنزلة محبوبین ۔ اخترتك لنفسی ۔ قل انّی اُمِرْتُ وانا اوّل المؤمنین ۔ یعنی خدا پرہیزگاروں کے ساتھ ہے اور تو پرہیزگاروں کے ساتھ ہے اور تُو میرے ساتھ ہے اے ابراہیم ۔ میری مدد تجھے پہنچے گی ۔ مَیں رحمٰن ہوں ۔ اے زمین ! اپنے پانی کو یعنی خلاف واقعہ اور فتنہ انگیز شکایتوں کو جو زمین پر پھیلائی گئی ہیں نگل جا ۔ پانی خشک ہو گیا اور بات کا فیصلہ ہؤا ۔ تجھے سلامتی ہے یہ ربّ رحیم نے فرمایا ۔ اور اے ظالمو ! آج تم الگ ہو جاؤ ۔ ہم نے دشمن کو مغلوب کیا اور اس کے تمام اسباب کاٹ دیئے اُن پر واویلا ہے ۔ کیسے افترا کرتے ہیں ۔ ظالم اپنے ہاتھ کاٹے گا ۔ اور اپنی شرارتوں سے روکا جائیگا ۔ اور خدا نیکوں کے ساتھ ہو گا ۔ وہ ان کی مدد پر قادر ہے ۔ مُنہ بگڑیں گے ۔ خدا کا یہ نشان ہے ۔ اور یہ فتح عظیم ہے ۔ تُو میرا وہ اسم ہے جو سب سے بڑا ہے ۔ اور تُو محبوبین کے مقام پر ہے ۔ مَیں نے تجھے اپنے لئے چُنا ۔ کہہ مَیں مامور ہوں اور تمام مومنوں میں سے پہلا ہوں ۔

گورنمنٹ عالیہ کے سچے خیر خواہ کے پہچاننے کیلئے ایک کھلا طریق آزمائش

(گورنمنٹ عالیہ سے بادب التماس ہے کہ اس مضمون کو غور سے دیکھا جائے اور حسب منشاء درخواست ہر دو فریق کا امتحان لیا جائے)

چونکہ مولوی ابوسعید محمد حسین بٹالوی ایڈیٹر اشاعۃ السنہ ہمیشہ پوشیدہ طور پر کوشش کرتا رہا ہے کہ گورنمنٹ عالیہ انگریزی کو میرے پر بدظن کرے اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ کئی سال سے اس کا یہی شیوہ ہے۔ اس لئے مَیں نے مناسب دیکھا ہے کہ محمد حسین اور میری نسبت ایک ایسا طریق آزمائش قائم ہو جس سے گورنمنٹ عالیہ کو سچا خیر خواہ اور چھپا ہوا بدخواہ معلوم ہو جائے اور آئندہ ہماری دانا گورنمنٹ اسی پیمانہ کی رُو سے دونوں میں سے مخلص اور منافق میں امتیاز کر سکے۔ سو وہ طریق میری دانست میں یہ ہے کہ چند ایسے عقائد جو غلط فہمی سے اسلامی عقائد سمجھے گئے ہیں اور ایسے ہیں کہ اُن کو جو شخص اپنا عقیدہ بناوے۔ وہ گورنمنٹ کے لئے خطرناک ہے۔ ان عقائد کو اس طرح پر آلۂ شناخت مخلص و منافق بنایا جائے کہ عرب یعنی مکہ اور مدینہ وغیرہ عربی بلاد اور کابل اور ایران وغیرہ میں شائع کرنے کے لئے عربی اور فارسی میں وہ عقائد ہم دونوں فریق لکھکر اور چھاپ کر سرکار انگریزی کے حوالہ کریں تاکہ وہ اپنے اطمینان کے موافق شائع کر دے۔ اس طریق سے جو شخص منافقانہ طور پر برتاؤ رکھتا ہے اس کی حقیقت کھل جائیگی۔ کیونکہ وہ ہرگز ان عقائد کو صفائی سے نہیں لکھے گا اور اُن کا اظہار کرنا اس کو موت معلوم ہوگی۔ اور ان عقائد کا شائع کرنا اس کے لئے محال ہوگا۔ اور مکہ اور مدینہ میں ایسے اشتہار بھیجنا تو اس کو موت سے بدتر ہوگا۔ سو اگرچہ میں عرصہ بیس برس سے ایسی کتابیں عربی اور فارسی میں تالیف کرکے ممالک عرب اور فارس میں شائع کر رہا ہوں لیکن اس امتحان کی غرض سے اب بھی اس اشتہار کے ذیل میں ایک تقریر عربی اور فارسی میں اپنے پُرامن عقائد کی نسبت اور مہدی اور مسیح کی غلط روایات کی نسبت اور گورنمنٹ برطانیہ کی نسبت شائع کرتا ہوں میرے نزدیک یہ ضروری ہے کہ اگر محمد حسین جو اہل حدیث کا سرگروہ کہلاتا ہے میرے عقائد کی طرح امن

اور صلحکاری کے عقائد کا پابند ہے تو وہ اپنا اشتہار عربی اور فارسی میں چھاپ کر دو سو کاپی اس کی میری طرف روانہ کرے تا میں اپنے ذریعہ سے مکہ اور مدینہ اور بلادِ شام اور روم اور کابل وغیرہ میں شائع کروں۔ ایسا ہی مجھ سے دوسو کاپی میرے اشتہار عربی اور فارسی کی لے لے تا بطور خود ان کو شائع کرے۔

ہماری دانا گورنمنٹ کو بخوبی یاد رہے کہ یونہی گورنمنٹ کو خوش کرنے کے لئے صرف بگفتن کوئی رسالہ ذوجنبین لکھنا اور پھر اچھی طرح اس کو شائع نہ کرنا یہ طریق اخلاص نہیں ہے۔ یہ اور بات ہے اور سچے دل سے اور پورے جوش سے کسی ایسے رسالہ کو جو عام خیالات مسلمانوں کے برخلاف ہو درحقیقت غیر ممالک تک بخوبی شائع کر دینا یہ اور بات ہے۔ اور اس بہادر کا کام ہے جس کا دل اور زبان ایک ہی ہوں۔ اور جس کو خدا نے درحقیقت یہی تعلیم دی ہے بھلا اگر یہ شخص نیک نیت ہے تو بلا توقف اس کو یہ کارروائی کرنی چاہیئے۔ ورنہ گورنمنٹ یاد رکھے اور خوب یاد رکھے کہ اگر اس نے میرے مقابل پر ایسا رسالہ عربی اور فارسی میں شائع نہ کیا تو پھر اس کا نفاق ثابت ہو جائیگا۔ یہ کام صرف چند گھنٹے کا ہے۔ اور بجز بدنیتی کے اس کا کوئی مانع نہیں۔ ہماری عالی گورنمنٹ یاد رکھے کہ یہ شخص سخت درجہ کے نفاق کا برتاؤ رکھتا ہے اور جن کا یہ سرگروہ کہلاتا ہے وہ بھی اسی عقیدے اور خیال کے لوگ ہیں۔

اب میں اپنے وعدہ کے موافق اشتہار عربی اور فارسی ذیل میں لکھتا ہوں اور سچائی کے اختیار کرنے میں بجز خدا تعالیٰ کے کسی سے نہیں ڈرتا۔ اور میں نے حُسن ترتیب اور دونوں اشتہاروں کی موافقت تامہ کے لحاظ سے قرین مصلحت سمجھا ہے کہ عربی میں اصل اشتہار لکھوں اور فارسی میں اس کا ترجمہ کر دوں تا دونوں اشتہار اپنے اپنے طور پر لکھے جائیں اور نیز عربی اشتہار جس کو ہر ایک غیر زبان کا آدمی بآسانی پڑھ نہیں سکتا اس کا ترجمہ بھی ہو جائے۔ چنانچہ اب وہ دونوں اشتہار لکھکر اس رسالہ کے ساتھ شامل کرتا ہوں۔ وباللہ التوفیق۔

۲۱ر فروری ۱۸۹۹ء

الراقم خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

السلام علیکم یا اخوتی ورحمة اللہ وبرکاتہ - **اما بعد** فاسمعوا منی یا عباد اللہ

برشما سلام اے برادران من ورحمت او وبرکات او باد بشنوید از من اے بندگان نیکوکار

الصالحین - ویا اخواننا من بلاد الروم والشام والارض المقدسة مكة ومدینة

واے برادران ما از دیار روم وشام وخاک پاک مکہ وشہر سیدنا خاتم النبیین

التی ھی دار ھجرة سیدنا ونبینا خاتم النبیین - وفارس ومصر وکابل وغیرھا من الارضین -

وفارس ومصر وکابل ودیگر زمین ہا

رحمکم اللہ وایدکم وکان معکم فی الدنیا ویوم الدین - وھدانا وھداکم

خداتعالیٰ برشما رحم کند و در دنیا و روز آخرت باشما باشد ومارا وشمارا سوئے راہ راست

الیٰ حق مبین - انی ادعوکم الیٰ مراضی اللہ الرحیم - وادعوا الیٰ وصایا نبی اللہ

ہدایت فرماید من شمارا سوئے رضامندی ہائے او تعالیٰ مے خوانم وسوئے وصیتہائے نبی کریم

الکریم - علیہ الف الف صلوٰة من اللہ الکبیر العظیم - وابشرکم بما ظھر

صلی اللہ علیہ وسلم دعوت می کنم وشمارا ازاں واقعہ بشارت

فی ھذہ الدیار - بفضل اللہ الودود الغفار - وابشرکم بایام اللہ وتنفس

می دہم کہ دریں ملک بفضل ایزد مہربان ظہور گرفتہ است وشمارا بروزہائے خداوند عز و علا و

صبح الصادقین - وابشرکم برحمة نزلت من ربنا وھو ارحم الراحمین -

صبح صادقان ورحمت نازلہ مژدہ می رسانم -

یا عباد اللہ انہ عز وجل نظر الی الارض فرای ان الفتن فیھا کثرت والدیانة

اے بندگان خدا او تعالیٰ سوئے زمین نگہ کرد ودید کہ فتنہ ہا در وے بسیار شدہ اند

قلّت والقلوب قست والصدور ضاقت و ما من یوم یمضی ولا شهر ینقضی

ودیانت کم گردید و دلہا سخت گشتہ وسینہ ہا تنگ شدہ ودہیچ روزے نمی گزرد و ہیچ ماہے سپری نمی شود

الّا تزید الفتن وتشتد المحن - وملئت الارض بانواع البدعات - وتُرِکتِ

مگر آں فتنہ ہا روز افزوں ہستند ومحنت ہا سخت شدہ اند - وزمین باقسام بدعات پُر شدہ ومردم سنّت و

السنّة والقرآن وظهر الفساد فی النّیات - وغلبت فی القلوب حب الشهوات -

وقرآن را ترک کردہ واز نیّتہا فساد ظاہر شدہ ودر دلہا محبت شہوات استیلاء یافتہ

وزالت من الجباه انوار الحسنات - بل علی الوجوه من فساد القلوب سواد

واز پیشانی ہا نورہائے نیکی دور شدہ بلکہ بروئے ہا از فساد دلہا سیاہی و

وقحول - وضمر وذبول - وجبن واِحجام - ووساوس واوهام - وجهلوا

زشتی است - ولاغری وذبان ونامردی وپس پاشدن است ووساوس واوہام پیدا اند - وآنچہ سیدنا

کلّما اوتوا من النبی المصطفیٰ - ونسوا وصایا القرآن وما قال خیر الوری -

ومولانا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہدایت ہا دادہ بود ہمہ را یک لخت فراموش کردہ اند - ووصیتہائے قرآن را از

وبقی فی ایدیهم قشر واضاعوا لب الایمان - واقبلوا علی الدنیا

یاد دادہ - ودر دست شاں پوستے ماندہ است ومغز ایمان را برباد دادہ - وبر دنیا و

وشهواتها وآثروا سُبُل الشیطان - وما تجدون اکثرهم الّا فاسقین -

شہوات آں سر فرو افگندہ - وراہ ہائے شیطان اختیار کردہ - واکثر ایشاں را فاسق وبیباک وناترسندہ

مجترئین غیر خائفین - وترون اکثر العلماء یقولون ولا یفعلون - و

خواہید یافت واکثر علماء را خواہید دید کہ بگویند ونمی کنند و

الزهداء یراؤن ولا یخلصون - ولا یتبتّلون الی الله ولا یتّقون - وترون

زاہداں را خواہید دید کہ ریا می کنند واخلاص نمی ورزند - وبسوئے خدا منقطع نمی شوند وتقوی نمی ورزند - و

عامة الناس تمایلوا علی الدنیا والی الآخرة لا یلتفتون - ویتعامون

عامہ مردم را مشاہدہ خواہید کرد کہ بر دنیا نگوں سار شدہ اند وبسوئے آخرت التفاتے نمی کنند - ودانستہ چشم خود را

ولا یبصرون - وینومون مستریحین ولا یستیقظون - واھل الملل الاخری

کور می کنند و نمی بینند - و درخواب خوش ہستند و بیدار نمی شوند - وقومہائے دیگر

یبذلون اموالھم وجھدھم لاشاعۃ الضلالات - وکذالک فسدت الارض

مالہائے خود را وکوشش خود را برائے اشاعت ناراستی خرچ می کنند وہم چنیں زمین از بد اعتقادیہا

من سوء الاعتقادات - واخرجت اثقالھا من انواع المکائد والخزعبیلات -

فاسد گردید - وانواع واقسام باطل منتشر شد -

فاقتضت العنایۃ الالٰھیۃ - ان یبعث عبدًا من عبادہ لتنویر القلوب

پس عنایت الٰہیہ تقاضا فرمود تا بندہ را از بندگان خود برائے روشن کردن دلہائے تاریک

المظلمۃ - ویُصلح علی یدیہ مواد المفاسد الموجودۃ - فاختارنی فضلا

مبعوث کند و بردست او اصلاح مواد فسادہائے موجودہ فرماید پس از فضل محض و

ورحمۃ من عندہ لھٰذہ الخطۃ العظیمۃ - واعطانی حظًا کثیرًا من

رحمت خاص مرا برائے ایں کار بزرگ برگزید ومرا از معارف رُوحانیہ و علوم

المعارف الروحانیۃ - وخفایا العلوم النبویّۃ - والدقایق الفرقانیۃ - وسمانی مسیحًا

پوشیدہ نبوت و باریکی ہائے کلام اللہ بہرہ وافر بخشید ونام من مسیح

موعودًا لاحی القلوب المائتۃ - بقدرتہ الکاملۃ - واجدد امر التوحید

موعود نہاد تا من دلہائے مردہ را بقدرت کاملہ او زندہ گردانم وکاروبار توحید را تازگی بخشم

واشید مبانی الملۃ - وانی انا اٰیۃ اللہ التی جلاھا لوقتھا رحمًا علی

وبنیاد ہائے ملت را بلند ومحکم گردانم - ومن نشان خدا تعالیٰ ہستم کہ بروقت خود از رحمت وفضل ظاہر

الخلیقۃ - فھل انتم تقبلوننی او تردون من اتاکم من الحضرۃ - وقد

کردہ شد - پس آیا شما مرا قبول می کنید یا آں کسے را ردخواہید کرد کہ از حضرت عزت پیش شما آمدہ است - و

بلّغت ما امرت فکونوا من الشاھدین - والذین کذبونی فما کان

من ہرچہ مرا حکم بود بشما رسانیدم پس گواہ باشید وآنانکہ تکذیب من کردہ اند پس

تکذیبهم الّا من الحمیّة ۔ فانّهم ما تدبّروا دقائق اخبار خیر البریة ۔ علیه

تکذیب شان بجز این سببے نداشت کہ ایشان را چشم کشادہ نبود۔ چراکہ اوشان در باریکی ہائے احادیث آنحضرت

الصلوٰة والسلام من حضرة العزّة ۔ وکانوا بادیٔ الرأی مستعجلین ۔ فاخذهم بخل

صلی اللہ علیہ وسلم ہیچ فکرے و غورے نکردہ اند۔ و ایشان مردم سطحی خیال بودند و نیز شتاب کار۔ پس ایشان را بخلے

وعناد نشأ من اهوائهم واستولیٰ علیهم سیل شحنائهم فما کانوا مهتدین۔

و عنادے کہ از ہوائے نفس شان پیدا شد فرو گرفت و سیلاب کینہ بر ایشان غالب گردید پس راہ راست را ندیدند

وقالوا ان المسیح ینزل من السماء۔ وان المهدی یخرج من بنی الزهراء۔

و گفتند کہ مسیح از آسمان خواہد آمد۔ و مہدی از بنی فاطمہ خروج خواہد کرد

وانّهما یتقلدان الاسلحة ۔ ویحاربان الکفرة ۔ ویسفکان الدماء ۔ ولا

و ایشان اسلحہ خواہند پوشید و با کافران جنگہا خواہند کرد و خونریزی ہا خواہند نمود و نہ

یرحمان الرجال ولا النساء ۔ ولا یترکان ولا یدخلان السیوف فی اجفانها

بر مردان و نہ بر زنان رحم خواہند کرد ۔ و نخواہند گذاشت و نہ شمشیرہا را در نیام ہا خواہند کرد

حتّی یکون الناس کلهم مسلمین ۔ وقالوا ان المهدی یفحم الکفرة بالتعزیرات

تا وقتیکہ ہمہ مردم مسلمان نخواہند شد۔ و گفتند کہ مہدی با سزا ہائے سیاسیہ دہان مردم بند خواہد کرد

السیاسیة ۔ لا بالآیات السماویة ۔ ولا یترک فی الارض بیت کافر ۔ ویضرب عنق

نہ بہ نشان ہا۔ و بر روئے زمین ہیچ خانہ کافرے نخواہد گذاشت ۔ و گردن ہر

کل مقیم و مسافر ۔ الّا ان یکونوا مؤمنین ۔ ویحارب النصاریٰ وکل من

مقیم و مسافر خواہد زد مگر اینکہ ایمان آرند۔ و با نصاری جنگ ہا خواہد کرد

قبل الملة النصرانیة ۔ ویؤمّ بلاد الهند وغیره وینال الفتوح العظیمة۔

و قصد بر او شان یعنی ہندوستان وغیرہ خواہد نمود و فتوحات عظیمہ اورا حاصل خواہد شد

ویقتل وینهب ویغنم ویسبی الرجال والنسوة ۔ والمسیح ینزل

و قتل و غارت گری و بردہ ساختن کفار را در حلقۂ غلامان آوردن کار او خواہد بود و مسیح

من السماء۔ لیجاونه کالخدماء ۔ ولایقبل الجزیة ولا الفدایة ویحبّ ان یقتل
ز آسمان نازل خواہد شد تا ہمچو خادمان مدد مہاری کند ۔ و جزیہ و فدیہ را قبول نخواہد کرد و دوست خواہد داشت کہ
من فی الارض من الکفار اجمعین ۔ وکذالک یطأ افواجهما ارض الله
تمام کفار را کہ بر روئے زمین باشند بکشد و ہم چنیں فوجہائے ایشاں بر زمین
سفاکین ۔ غیر راحمین ۔ وقالوا هٰذه عقائد اتفق علیها امم من العلماء
خون کنندگان سیر خواہند کرد و بر ہیچ کس رحم نخواہند فرمود ۔ و می گویند کہ ایں آں عقاید ہستند کہ بر آنہا اولین و آخرین
ونقلها خلفها من سلفها وحاضرها من غابرها وکثیر من الکبراء ۔ واما نحن یا
اتفاق کردہ اند وخلف وسلف بر آں متفق اند ۔ مگر ما اے
عباد الله الرحیم ۔ فما وجدنا هٰذه العقائد صحیحة صادقة بل وجدناها
بندگان خدا ایں عقائد را صحیح نیافتیم بلکہ ردّی
سقطا وردیا لا من الرسول الکریم ۔ وعلّمنی ربّی انه خطأ وما اتی رسولنا شیئا من
و خلاف واقعہ یافتیم نہ از رسول کریم و مرا ربّ من بیاموخت کہ آں خطا ست و رسول کریم
مثل هٰذا التعلیم ۔ وانهم من الخاطئین ۔
ایں تعلیم نہ دادہ است ۔ و ایشاں خطا کردہ اند ۔
فالمذهب الذی اقامنا الله علیه هو مذهب حلم ورفق وتؤدة ۔
پس مذہبے کہ خدا تعالیٰ ما را بر آں قائم کردہ است آں مذہب حلم و رفق و آہستگی است
لا قتل وسبی واخذ غنیمة ۔ وهٰذا هو الحق الواجب فی زماننا و
نہ قتل و غلام گرفتن و تاراج مالِ دشمناں و ہمیں حق واجب در زمانہ ما است و
انّا من المصیبین ۔ فان امر الجهاد کان فی بدء ایام الاسلام ۔ وکان
ما بر صواب ہستیم ۔ چرا کہ حکم جہاد در زمانہ ابتدائی اسلام بود و نگہبانی
حفظ نفوس المسلمین موقوفا علی قتل القاتلین والانتقام ۔ بما کانوا
جانِ مسلمانان موقوف بریں بود کہ کشندگان را بکشند و ظالماں را سزائے کردار دہند چرا کہ

قلیلین وکان الکفار غالبین کثیرین سفاکین - وما امر المومنون للحرب و

مسلمانان درآں وقت جماعت اندک بودند وکفار بوجہ غلبہ وکثرت خود خونریزیہا می کردند - ومسلمانان را حکم جنگ و

القتال - الّا بعد ما لبثوا عمرًا مظلومین مضروبین وذُبحوا کالمعز والجمال -

قتال صرف درآں وقت شد کہ چوں تا عمرے دراز جور کشیدند وسختیہا چشیدند وہمچو گوسپنداں وشتراں کشتہ شدند

وطال علیہم الجور والجفاء - وتوالی الظلم والایذاء حتّٰی اذا اشتد الاعتداء -

وبرایشاں جور وجفا از حد واندازہ بیروں شد وستم وایذا متواتر گردید پس چوں آں تجاوزہا را حدّے ونہایتے

وسُمع عویل المستضعفین والبکاء - فاذن للذین قتل الکفرۃ اخوانہم والبنین

نماند وفریاد کمزوراں وگریہ شاں بدرگاہ خداوند عزّ وجلّ رسید پس خدائے عادل آنانرا اجازت مقاتلہ ومحاربہ داد

وقیل اقتلوا القاتلین والمعاونین - ولا تعتدوا فان اللّٰہ لا یحبّ

چراکہ عزیزاں وبراداں وپسران شاں از دست ظالماں کشتہ شدہ بودند وگفتہ شد کہ قاتلاں ومددگاران شاں را بکشید واز حد تجاوز نکنید کہ

المعتدین - ھنالک جاء امر الجھاد - وما کان اکراہ فی الدین وما جبر علی

خدا تجاوز کنندگان را دوست نمی دارد - پس درآں وقت امر جہاد وجنگ آمدہ بود - ہرگز ایں ارادہ نبود کہ باکراہ وجبر مردم را

العباد - وما بُعث نبیٌّ سفّاکًا بل جاءوا کالعھاد - وما قاتلوا الّا بعد

دردین اسلام داخل کنند - وہیچ نبی بہ ناحق کشندہ در دنیا نیامدہ است بلکہ ہمہ انبیاء چوں باران رحمت آمدہ اند وہرگز جنگ نکردہ اند

الاذی الکثیر والقتل والنھب والسبی من ایدی العدا وغلوھم فی

مگر دراں صورت کہ مدتے دراز ایذا کشیدند وقتل وغارت وغلام گرفتن از دشمنان دیدند ودر فساد جوش اوشاں را مشاہدہ

الفساد - فرفعت ھذہ السنۃ برفع اسبابھا فی ھذہ الایام - واُمرنا ان

کردند پس ایں طریق دریں زمانہ ازیں وجہ متروک شد کہ اسباب آں معدوم شدند وما را حکم شد کہ

نعدّ للکافرین کما یعدّون لنا ولا نرفع الحسام قبل ان نقتل بالحسام -

کہ بمقابل کافراں ہماں طرز اختیار کنیم کہ اوشاں اختیار کردہ باشند - وبمقابل آناں کہ ما را بشمشیر نمی کشند بشمشیر نپردازیم -

وترون ان النصاری لا یقتلوننا فی امر الدین - ولا قوم اٰخرون من

وشما می بینید کہ عیسائیاں در امر دین ما را نمی کشند ونہ قومے دیگر از

البعید والقریب - فھذہ السیرۃ عار للاسلام - ان نترك الرفق لقوم رفقوا

نزدیکان و دوران برائے مذہب جنگ می کنند - پس ایں سیرت برائے اسلام عار است کہ با نرمی کنندگان نرمی نکردہ آید

فامعنوا یامعشر الکرام - وقد جاء فی صحیح البخاری ان المسیح الموعود یضع الحرب

و در صحیح بخاری آمدہ است کہ مسیح موعود جنگ نخواہد کرد

یعنی لا یستعمل الطعن ولا الضرب - فما کان لی ان اخالف امر النبی الکریم -

و شمشیر و نیزہ را نخواہد گرفت پس مرا کہ مسیح موعودم نمے سزد کہ حکم نبی صلے اللہ علیہ وسلم

علیہ سلام اللہ الرؤف الرحیم - وقد جرت علیہ سنۃ نبینا خاتم النبیین -

رابگذارم و وصیت او را کہ سلام خدا برو باد ترک کنم - چرا کہ با نرمی کنندگان نرمی کردن است کہ بر آں سنت پیغمبر

فای امر افضل منہ یا معشر العاقلین - ویکفی لکم ما قال سیدنا خاتم النبیین -

صلے اللہ علیہ وسلم رفتہ است - پس ازیں بزرگتر کدام امر خواہد بود کہ پیروی آں کنم - و شمارا قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ صلوات اللہ والملائکۃ والصالحین من الناس اجمعین - ثم مع ذالك

برائے پیروی کافی است برو درود خدا و فرشتگان و تمام نکوکاران باد باز با ایں ہمہ ایں امر نیز

قد ثبت ان الاحادیث التی جاءت فی المھدی الغازی المحارب من

بپایۂ ثبوت رسیدہ است کہ ہمہ آں حدیثہا کہ دربارۂ مہدی غازی آمدہ اند کہ بزعم علماء از اولاد فاطمہ

نسل الفاطمۃ الزھراء - کلھا ضعیفۃ مجروحۃ بل اکثرھا موضوعۃ ومن قسم

رضی اللہ عنہا خواہد بود ضعیف و مجروح ہستند بلکہ اکثر آں حدیثہا موضوع و از قسم افتراء

الافتراء - وما وثق رواتھا - واشکل علی المحدثین اثباتھا - ولاجل ذالك

ثابت شدہ اند - و راویان آں حدیثہا در نظر محدثاں معتبر نیستند و بر علماء فن حدیث اثبات صحت آں حدیثہا بسیار مشکل

ترکھا الامام البخاری والمسلم والامام الھمام صاحب المؤطا وجرحھا کثیر من المحدثین -

گردیدہ - وازیں سبب امام بخاری و امام مسلم و امام مالک رضی اللہ عنہم آں احادیث را در کتب خود ذکر نفرمودہ اند و بسیارے از

فمن زعم ان المھدی المعھود والمسیح الموعود رجلان یخرجان کالمجاھدین -

محدثین بر آں حدیث ہا جرح کردہ - پس آنانکہ ایں اعتقاد می دارند کہ مہدی و مسیح دو کساں ہستند کہ ہمچو جہاد کنندگان خروج

ویسلان السیف علی النصاری والمشرکین ۔ فقد افتریٰ علی اللہ ورسولہ

خواہند کرد۔ وبر عیسائیاں ومشرکاں شمشیر خواہند کشید ایشاں برخدا و رسول او افتریٰ کردہ اند

خاتم النبیین ۔ وقال قولا لا اصل لہ فی القرآن ولا فی الحدیث ولا فی اقوال المحققین

وقولے گفتہ اند کہ اصل آں از قرآن واحادیث صحیحہ وبیان محققین بپایہ ثبوت نمی رسد۔

بل الحق الثابت انہ لامہدی الاعیسیٰ ولاحرب ولایؤخذ السیف ولا القنا۔

بلکہ حق ثابت ہمیں امر است کہ بجز مسیح موعود ہیچ کس مہدی نیست وانیچ شمشیر ونیزہ نخواہد گرفت

ھٰذا ماثبت من نبینا المصطفیٰ ۔ وما کان حدیث یفتریٰ ۔ وشھد علیہ

ہمیں قول است کہ از پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ثابت گردیدہ ۔ واین حدیثے نیست کہ افترا کردہ شود وصحیح بخاری ومسلم

الصحیحان فی القرون الاولیٰ ۔ بما ترکا تلک الاحادیث وان فی ھٰذا ثبوتًا لاولی النھیٰ

بریں امر بدیں طور گواہی دادہ اند کہ ایں احادیث را ذکر نہ کردہ ودریں عقلمنداں را بر دعوی ما ثبوتے واضح است

وتلک شھادۃ عظمیٰ ۔ فانظر ان کنت من اھل التقیٰ ۔ واعلم ان عیسی المسیح

پس اگر متقی ہستی دریں تامل کن وبداں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

نبی اللہ قد مات ولحق برسلٍ خلوا وترکوا ھٰذہ الدنیا ۔ وقد شھد علیہ ربّنا فی کتابہ

وفات یافتہ اند وبانبیاء وفات یافتگان پیوستہ وخدائے ما در قرآن برآں گواہی

الاجلیٰ ۔ وان شئت فاقرء فلمّا توفّیتنی ولا تتبع قول الذین ترکوا القرآن

دادہ واگر بخواہی ایں آیت بخواں یعنی فلما توفیتنی وپیروی قول آنکساں مکن کہ قرآن را بہوائے نفس

بالھویٰ ۔ وما اتوا علیہ ببرھان اقویٰ ۔ وقالوا وجدنا علیہ آباءنا ولو کان

خود ترک کردہ اند ۔ وبراں دلیلے نیاوردہ اند وی گویند کہ ما پدران خود را بریں یافتہ ایم اگرچہ

اٰباءھم بعُدوا من الھدیٰ ۔ وانا نریکم اٰیات اللہ فکیف تکفرون ۔ ھٰذا

پدران ایشاں از حق دور افتادہ باشند وما آیتہائے قرآن بشمائے نمائیم پس چگونہ انکار آیتہائے کنید

ماقال اللہ فبای حدیث بعد کلام اللہ تؤمنون ۔ اتترکون القرآن باقوال

وبعد کلام الٰہی کدام سخن را باور خواہید کرد ۔ آیا قرآن را باقوال ناشناختہ

لاتعرفون - اتجعلون رزقکم انکم تکذّبون - وتؤثرون الشک علی الیقین۔

ترک خواہید نمود - آیا نصیبہ شما ہمیں است کہ تکذیب کلام الٰہی کنید وشک را بر یقین بگزینید

ولا قول کقول رب العٰلمین - وانا اثبتنا ان عیسٰی علیہ السلام ھاجر

وہیچ قولے چوں قول خداوند عالمیان نیست وما ثابت کردہ ایم کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام بعد از واقعہ

من وطنہ بعد واقعۃ الصلیب - والھجرۃ من سنن المرسلین باذن اللہ المجیب

صلیب از وطن خود ہجرت کردہ بود وہجرت سنت انبیاء علیہم السلام است

القریب - ثم سافر الی ھٰذہ الدیار - دیار الھند کما جاء فی الاٰثار - وکمل اللّٰہ

باز سوئے ایں ملک کہ ملک ہندوستان است سفر کرد چنانچہ در آثار آمدہ است - وخدائے تعالٰے

عمرہ الی مائۃ وعشرین کما جاء فی الحدیث من النّبی المختار - ثم مات ودفن

اورا تا یکصد وبست سال عمر عنایت فرمود چنانچہ در حدیث جناب نبی علیہ السلام آمدہ است - واز ملک ما

فی ارض قریبۃ من ھٰذہ الاقطار - وقبرہ موجود فی سری نکر الکشمیر الی ھٰذا الزمان

در قریب تر زمین دفن شد وقبر او در سری نگر کشمیر تا ایں زماں موجود است

ومشھور بین العوام والخواص والاعیان - ویُزار ویتبرک بہ فاسئل اھلھا

ودر خاص وعام مشہور است ومردم زیارت آں قبر مے کنند پس اگر شک باشد از

العارفین ان کنت من المرتابین - وانظر کیف مُزّقت تلک الخیالات - ولم یبق

اہل کشمیر باید پرسید وغور باید کہ چگونہ آں خیالات پارہ پارہ شدند واز آنہا

لھا اثر وبطلت تلک الروایات - فانکشف ان المراد من المسیح النازل

اثرے نماند وروایت ہا باطل شدند - پس متحقق شد کہ مراد ازیں لفظ کہ مسیح نازل خواہد شد

رجل اُعطی لہ خُلق المسیح - وھو الذی یکلّمکم یا اُولی النھٰی والفھم الصحیح۔

ظہور مردے است کہ بر خلق مسیح باشد واو ہماں مرد است کہ باشما کلام می کند اے ارباب فہم صحیح!

واعلموا ان وقت الجھاد السیفی قد مضٰی - ولم یبق الا جھاد القلم والدعاء و

بدانید کہ وقت جہاد سیفی درگذشت وبجز جہاد قلم و دعا ونشانہائے عظمیٰ ہیچ چیزے

اٰیاتٍ عظمٰی۔ والذین یعتقدون ان الجهاد السیفی سیجب عند ظهور الامام۔

باقی نماندہ وآنانکہ ایں اعتقادے دارند کہ جہاد سیفی عنقریب بروقت ظہور امام مہدی واجب خواہد شد

فقد اخطاءوا واناللّٰه علٰی زلّة الاقدام۔ وما هٰذا الّا خطأٌ نشأ من قلّة التدبّر

پس ایشاں خطا کردہ اند دبر لغزش قدم شاں جائے انا للّٰہ گفتن است۔ و ایں خطا بوجہ قلت تدبر در احادیث

فی احادیث خیر الانام۔ ومن عدم التفریق بین الموضوعات والصحاح و اتباع

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بظہور آمدہ است ونیز ازیں جہت کہ در موضوعات واحادیث صحیحہ فرقے نکردہ اند

الاوهام۔ والاسف کل الاسف علٰی رجال یعلمون ان احادیث المهدی الغازی مجروحة

و افسوس برآں مردم است کہ میدانند کہ احادیث آمدن مہدی غازی ضعیف ومجروح اند

غیر صحیحة۔ ثم یعتقدون بمجیئه من غیر بصیرة۔ ولا یقولون قولا علٰی وجه

باز اعتقاد آمدن اوے دارند ونیچ سخنے بروجہ بصیرت نمی گویند

البصیرة۔ ولا یبتغون نورًا من النصوص النقلیة۔ والدلائل العقلیة۔ و

و از نصوص نقلیہ ودلائل عقلیہ نورے نمی خواہند و

کانوا عاهدوا ان یمونوا خطط الاسلام۔ ولا یتبعوا قولا یخالف قول

پیش ازیں عہد کردہ بودند کہ غمخواری مہمات اسلام خواہند کرد ونیچ قولے را کہ مخالف قول آنحضرت صلی اللہ

سیدنا خیر الانام۔ فلا شك ان وجود هٰؤلاء من احدٰی مصائب التی

علیہ وسلم باشد پیروی نخواہند کرد۔ پس ہیچ شک نیست کہ وجود ایں مردم یکے ازاں مصیبتہا ست کہ

صبّت علی الدین المتین۔ فانهم لا یتبعون نورًا بل یمشون کالعمین۔ و

بر اسلام نازل شدہ اند۔ زیرا کہ اوشاں پیروی نور نمی کنند بلکہ ہمچو نابینایان می روند و

ما کان علمهم مطهرًا من الشك والریب۔ وما رشحت علٰی قلوبهم

علم شاں از شک وریب پاک نیست و بر دلہائے شاں فیضہائے غیب

فیوض من الغیب۔ بل انهم یقفون ما لیس لهم به من علم ولا بصیرة

نازل نمی شوند بلکہ ایشاں چیزے را پیروی میکنند کہ بر حقیقت آں مطلع نیستند ونیچ بصیرتے

ويتبع بعضهم بعضًا من غير دراية ومعرفة ۔ وكذالك جعلوا دين الله

ندارند ۔ و بعض بعض را پیرو انند بغیر اینکہ علم و معرفت داشتہ باشند ۔ ہمچنیں از نادانی ہائے خود دین الٰہی را

بحمقهم عُرضة المعترضين المتعصبين ۔ ولعبة اللاعبين الغافلين ۔

نشانہ معترضیان متعصب کردہ اند و بازی گاہ بازی کنندگان غفلت شعار نمودہ اند

انهم قوم جهلوا معرفة الامور الدينية والدقائق الشرعية وصاروا ائمة

ایشاں قومے ہستند کہ معارف دینیہ و دقائق شرعیہ را فراموش کردہ اند ۔ و چند نادانان را

قوم جاهلين ۔ يُفتون ولا يعلمون ۔ ويؤمّون ولا يتفقهون ۔ ويقولون

پیرو خود ساختہ فتویٰ ہا می دہند و جواب صحیح نمی دانند و پیشرو می شوند و در دین تفقہ نمی دارند و می گویند

ولا يفعلون ۔ لا يمسّون شيئًا من معارف الفرقان ۔ ولا يتبعون رجال هٰذا

و نمی کنند از معارف قرآن چیزے را مس نمی کنند و نہ مردان ایں میدان را

الميدان ۔ ويعظون ولا يفهمون ما يخرج من افواههم وما كانوا

پیرو می گردند و مردم را وعظ می کنند و نمی دانند کہ چہ چیزے از دہان شاں بیروں می آید و چشم

مبصرين ولا مفكرين ۔ ولا على الله مقبلين ۔ وانّ بضاعة علمهم مزجاة

بینندہ نمی دارند و نہ فکرے می کنند و نہ از خدا ہدایت مے خواہند و اندازۂ علم شاں بسیار کم و ناقص

ناقصة ۔ وان قلوبهم على الدنيا مائلة ساقطة ۔ فكيف يفهمون معضلات

افتادہ و دل شاں بر دنیا نگوں گردیدہ پس چگونہ مشکلات دین را بفہمند

الدين ۔ وكيف يطلعون على معارف الشرع المتين ۔ فان معارف الله

و چگونہ بر معارف شرع متین اطلاع دادہ شوند چراکہ معارف الٰہیہ فقط

لا تنكشف الا على قلوب صافية ۔ وابواب الدين لا تفتح الا على همم

بر آں دلہا منکشف می شوند کہ صافی باشند و درہائے دین فقط بر آں ہمت ہا می کشایند کہ

على الله مقبلة ۔ ولا تتجلّى الحقائق الا على افكار الى الرحمٰن حافدة ۔ ثم

بخدا رو آرند و حقائق بر آں فکرہا پرتوہ می اندازند کہ سوئے رحمٰن دوندہ باشند باز

معذالك وجب علی رجال یتصدون لمواطن المباحثات ویقتحمون سیول المباحثات
با ایں ہمہ بر مردانے کہ میدان ہائے مناظرات را پیش مے آیند و در سیلا بہا ئے مباحثات داخل مے شوند واجب است کہ
ان یکونوا متوغلین فی العلوم العربیة - ومرتوین من العیون الادبیة - و
در علوم عربیہ مہارتے تام داشتہ باشند وازچشمہ ہائے ادب سیرابی بانصیب شان باشد - و
مطلعین علی فنون الکلام والاسالیب الغریبة المعجبة - وقادرین علی محاسن
برفنون کلام و طرز ہائے عجیبہ غریبہ آں مطلع باشند - دبر محاسن کنایات
الکنایات - ومقتدرین علی طرق التفہیمات - وعارفین لمحاورات اللسان - و
وطریقہ ہائے تفہیم قدرتے حاصل دارند و بر محاورات زبان عرب معرفت حاصل کردہ باشند
ضابطین لقوانین العاصمة من الخطاء فی الفہم والغلط فی البیان - وانی لہؤلاء
وآں قواعد در ضبط شاں بودہ باشد کہ بداں ہا از خطا در فہم و غلطی کردن در بیان محفوظ و معصوم بمانند - وایں مردم
ھٰذہ الکمالات - فلیس فی ایدیہم الا الخرافات - فلیبك علیہم من کان من
را ایں کمالات کجا حاصل اند ودر دست شاں بجز خرافات چیزے نیست - پس ہر کہ گریستن می خواہد برایشاں بگرید
الباکین - اینتظرون المہدی الغازی لیسفك الدماء - ویقتل الاعداء - و
آیا انتظار آں مہدی جنگ کنندہ می کنند کہ تا خونہا بریزد ودشمناں را قتل کند و
یقطع الہام - وبالسیف یشیع الاسلام - مع انہ لیس بثابت من الاحادیث
سرہا برد وبہ زور شمشیر اشاعت اسلام کند باوجود اینکہ ایں امر از احادیث صحیحہ ثابت
الصحیحة - ولا النصوص الفرقانیة - بل ثبت علی خلافہ عند المحققین -
نیست و نہ از نصوص فرقانیہ ثابت است بلکہ نزدیک محققین برخلاف آں ثابت شدہ است
ثم معذالك ھٰذا امر ینکرہ العقل السلیم - ویابی الفہم المستقیم -
باز باوجود ایں امر کہ ہچو ایں خونریزیہا از قرآن و حدیث ثابت نیستند ایں طریق خود نزد عقل سلیم قابل پذیرائی نیست واز قبول
فاسئل المتدبرین - وانت تعلم ان زماننا ھٰذا زمان لا یسطو احد
آں فہم مستقیم انکاری کند پس از تدبر کنندگان بپرس - وتو میدانی کہ ایں زمانہ چناں زمان نیست کہ ہیچ کس برائے

علینا للمذهب بالسیف والسنان ۔ ولا یجبر احد لنتبع دینه و نترك

مذہب بہ تیغ ونیزہ بر ما حملہ نمی کند ونہ کسے بر ما جبر می کند تا باکراہ در دین او داخل شویم و دین اسلام

دین الله خیر الادیان ۔ فلا نحتاج فی هٰذه الایام الی الحرب والانتقام ۔

را کہ خیر الادیان است ترک کنیم ۔ پس ما دریں روزہا بسوئے حرب و انتقام محتاج نیستیم۔

ولا الی تثقیف العوالی وتشهیر الحسام ۔ بل صارت هٰذه الامور کشریعة

ونہ سوئے ایں امر محتاجیم کہ نیزہ ہا را تیز و راست بکنیم و شمشیرہا را از نیام بیروں آریم ۔ بلکہ ایں امر مشابہ شریعتے شدہ اند

نُسخت ۔ وطُرق بُدّلت ۔ فلما ابقی حاجة الی الغزاة والمحاربة ۔

کہ منسوخ شدہ باشد ۔ و مشابہ راہ ہائے کہ تبدیل یافتہ باشند ۔ پس ہرگاہ ہیچ حاجت سوئے جنگ و محاربہ نماند ۔

اقیم مقام هٰذا اتمام الحجة بالدلائل الواضحة القطعیة ۔ واثبات

قائم مقام آں دلائل واضحہ قطعیہ شدند ۔ و براہین صادقہ

الدعاوی بالبراهین الصادقة الصحیحة ۔ وکذالك وُضعت موضعها الآیات المنیرة ۔

صحیحہ برائے اثبات دعویٰ کافی شمردہ شدند ۔ ہمچنیں بجائے جنگہا نشانہا و خوارق ہا قرار یافتند ۔

والخوارق الکبیرة ۔ فان الحاجة قد اشتدت فی وقتنا هٰذا الی تقویة الایمان ۔

چراکہ در زمانۂ ما برائے تقویت ایمان ضرورتے شدید است

ونزول الآیات الجلیة من الرحمٰن ۔ ولا یفیدهم سفك الدماء وضرب

و خلق اللہ سوئے ایں محتاج است کہ نشانہائے روشن را بہ بیند ۔ و ایشاں را خون ریختن و گردن زدن ہیچ فائدہ

الاعناق ۔ بل یزید هٰذا انواع الشکوك والشقاق ۔ فالمهدی المصدوق

نمی بخشد بلکہ ایں طریق از دست شکوک و مخالفت را می افزاید پس مہدی راستباز

الذی اشتدت ضرورته لهٰذا الزمان ۔ لیس رجل یتقلد الاسلحة و

کہ ضرورت او دریں زمان است چناں مردے نیست کہ سلاح بہ بندد و

یتعلم فنون الحرب واستعمال السیف والسنان ۔ بل الحق ان هٰذه العادات ۔

فنون حرب را بداند و تیغ و نیزہ را استعمال کند بلکہ محو ایں عادات

یضر الدین فی ھذہ الاوقات - و یختلج فی صدور الناس من انواع الشکوک

دریں زمانہ دین را ضرر می رساند وانواع و اقسام وساوس در دل ہائے مردم

والوساوس و یزعمون ان المسلمین قوم لیس عندھم الا السیف والتخویف

مے گذرند و گمان می کنند کہ مسلمانان قومے ہستند کہ نزد شاں بجز شمشیر ترسانیدن و نیزہ ہا چیزے دیگر نیست

بالسنان - ولا یعلمون الا قتل الانسان - فالامام الذی تطلبہ فی ھذا الزمان

و بجز کشتن مردم چیزے دیگر نمی دانند پس آن امام کہ دریں زمانہ دلہائے طالبان او را

قلوب الطالبین - وتستقریہ النفوس کالجائعین - رجل صالح مھذب

می جویند و جانہا ہمچو گرسنہ ہا تلاش او می کنند آن مردے نیکوکار است کہ

بالاخلاق الفاضلۃ - و متصف بالصفات الجلیلۃ المرضیۃ - ثم مع ذالک

باخلاق فاضلہ آراستہ و بصفات بزرگ پسندیدہ متصف باشد باز باایں ہمہ

کان من الذین اوتوا الحکمۃ والمعرفۃ - ورزقوا البراھین والادلۃ

ایں ہم شرط است کہ او ازاں مردم باشد کہ از حضرت فیاض مطلق حکمت و معرفت نصیب شاں گردید و براہین و ادلہ

القاطعۃ - وفاق الکل فی العلوم الالٰھیۃ - وسبق الاقران فی دقائق

قاطعہ دادہ شد و از ہمہ مردم در علوم الٰہیہ فوقیت ہا حاصل کردہ و از ہم جنسان خود در کتب الٰہیہ و

النوامیس و معضلات الشرعیۃ - وکان یقدر علیٰ کلام یوثر فی قلوب الجلاس-

غوامض شریعت سبقت بردہ و او را قدرتے بر ہمچو سخنے باشد کہ در دل حاضران فرود آید

ویتفوہ بکلم یستملحھا الخواص وعامۃ الناس - وکان مقتضبا

و کلماتے از دہن او بیروں آیند کہ خواص مردم را ملیح نمایند و عامۃ الناس را نیز ہم و بر بدیہہ گفتن سخنانے

بملفوظات تحکی لآلی منضدۃ - و مر تجلا بنکات تضاھی قطوفا مذللۃ-

قادر باشد کہ در ہائے باہم ترتیب دادہ را مشابہ باشند و بطور حاضر جواب نکتہ ہا بگوید کہ بخوشہ ہائے انگور تشبیہ داشتہ

مارنا علیٰ حسن الجواب - وفصل الخطاب - مستمکنا من قول ھو

بحسن جواب ملکہ کاملہ دارد وقوت فیصلہ در او موجود باشد و چناں سخنے تواند گفت کہ

اقرب بالاذهان - وادخل فی الجنان - مُبکّتا للمخالفین فی کل مورد توردّه-

قریب تر باذہان و فرود آینده بدلہا باشد - وچناں باشد کہ در ہر موردے کہ وارد شود و نزد ہر کلامے کہ گوید

ومسکّتا للمنکرین فی کل کلام اورده - فلا سیف فی هذا الزمان الاّ سیف

خصم را ساکت تواند کرد پس دریں زمانہ بجز شمشیر قوت بیان ہیچ شمشیر نیست

قوة البیان - ولا اجد فی هٰذا العصر تاثیر القنات - الاّ فی البراهین والادلة

و من دریں روزہا تاثیر نیزه در ہیچ چیز بجز دلائل و نشانہا نمی بینم

والاٰیات - فامام هٰذا العصر امرء کان فارس مضمار العرفان - والمؤیّد

پس امام ایں زمانہ مردے است کہ فارس میدان معرفت باشد و بہ نشانہا

من الله بآیها وغیرها من طرق اتمام الحجة وانواع البرهان - وکان اعرف

و دیگر طریق ہائے اتمام حجت و انواع برہان مؤید الہی باشد و در علم فرقان

من غیره بکتاب الله الفرقان - لیرهب به اعداء الله ویشفی صدور

از غیر خود زیاد تہا داشتہ باشد تاکہ بر دشمنان خدا رُعب او طاری شود و دلہائے

الطالبین - وکان قادرًا علٰی اصلاح نفسه التی هی اعدی اعدائه.

طالبان را شفا بخشد و بر اصلاح نفس خود کہ بدترین دشمنان است قادر باشد

لتذوب بالکلیة ولا تنازع الله فی کبریائه - وکان متوکلا متواضعا -

تاکہ نفس او بکلی بگدازد و در عزت و کبریائی حضرت جلّشانہ دم مشارکت نزند و نیز متوکل و متواضع

مبتهلا لاعلاء الشریعة الغراء صابرا - مشفقا علی عباد الله ومجتهدًا -

و برائے اعلاء کلمہ اسلام تضرع کنندہ باشد و صبر کنندہ و بر بندگان خدا شفقت دارندہ و با عقد ہمت

لهم بعقد الهمة والالحاح فی الدعاء - ولا ینسی احدًا من المخلصین

و زور دادن بر دعا ہا کامیابی شان خواہندہ باشد و ہماں باشد کہ کسے را از مخلصان خود فراموش نکند

ولو کانوا فی ابعد اقالیم - ویجادل الله فی اشقیاء جماعته کابراهیم -

اگرچہ ایشاں در دورترین ولایت ہا باشند و ہمچو ابراہیم از بہر بدبختان جماعت خود بہ خدا تعالیٰ مجادلہ کند

وكان وجيهًا في حضرة ربّ العلمين - فان مثل الامام مثل رجل

ودر حضرت رب العالمین وجیہ باشد چراکہ مثل امام مثل آں شخصے است

قوي تعلّق باهدابه ضعيف او شيخ كبير يتخاذلان رجلاه - و

کہ قوی باشد و بدامان او چناں کمزورے یا پیرے سالخوردہ پنجہ زدہ باشد، کہ ہر دو پائے اوست و

ضعفت عيناه - فياخذ هٰذا الفتى الضعيف - والشيخ الفاني الخرف

بے محل بے افتد و ہر دو چشمان او کمزور اند - پس ایں جوان آں ضعیف و شیخ فانی مسلوب الحواس را می گیرد

النحيف - ويعصمه من ان يظلم نفسه و يحيف - وكذالك ياخذ

وازینکہ بر جان خود ظلم کند نگہ می دارد وہم چنیں آں جواں آں پیرے

كلمن خيف عليه العثار لضعف من المريرة - ويعطي غضا طريا

را می گیرد کہ از ضعف قوت خود خطرہ لغزش دارد وہر یکے را کہ محتاج قوت

كلمن احتاج الى امتراء الميرة - ويبلّغ المستضعفين اللاغبين

لایموت است میوہ ہائے تر و تازہ می دہد و کمزوران و درماندگان را ہمچو جوان مردان

الى ديارهم كفتيان ناصرين - فالذي ما اوتي قلبه صفة الشفقة

تا وطن شاں می رساند پس شخصے کہ دل او را صفت شفقت و غمخواری

والمواسات - وماله قوة و شجاعة كالابطال والكماة - ولا يقبل

نداده اند و نہ در وہمچو دلیران و بہادران قوت شجاعت است و نہ از خدا

على الله لخلقه بالبكاء والتضرعات - ولا يوجد فيه رُحْمٌ اكثر من

بہ تضرع بہتری مخلوق او می خواہد و در و رحمے زیادہ تر از

رحم الوالدات - فلا يوتى له هٰذا المنصب ولا يوجد فيه شيءٌ

رحم مادران یافتہ نمی شود - پس چنیں کسے را ایں منصب نمی دہند و ازیں نشان ہا چیزے درو یافتہ

من هٰذه الأيات - وليس هو وارث امام الكونين وسيد الكائنات.

نمی شود و او وارث آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نیست

واما الذی اعطی له هٰذا التحلن والشفقة ومُلِئَ قلبه بهٰذه الصفات

مگر آں کسے کہ اورا ایں مہر و شفقت دادہ شد واورا ازیں صفت پر کردہ شد

مع انسلاخه من اهواء النفس والشهوات واستهلاکه

و باایں ہمہ از ہوائے نفس و شہوات آں بیروں آمدہ

فی حب الله ومحویته فی ابتغاء وجه الله والمرضاة ۔ فهو کبریت

و در محبت الٰہی فنا گشتہ اوکبریت احمر

احمر و بدر تام و دوحة مبارکة للکائنات ۔ لیتفیّأ الناس ظلاله

و بدر تام است و برائے مردم درخت مبارک است تا مردم زیر سایہ او بیایند

و یأتوه لجلب البرکات ۔ وهو دار امن لیجوس المضطرون

و برائے حصول برکات پیش او حاضر شوند ۔ و او خانہ امن و سلامتی است تا بے قراران در

خلاله ولیاخذوه کهفا عند الآفات ۔ وهو مبارک وبورک من حوله

داخل شوند و بوقت آفات اورا پناہ خود بگیرند و او مبارک است و نیز آں کسے مبارک است

و بشری لمن لاقاه ورأه ۔ او سمع منه بعض الکلمات انه رجل

کہ گرد او می گردد ۔ و بشارت باد کسے را کہ باو ملاقات کرد و اورا دید و بعض کلمات او شنید ۔ او

یوالی الله من والاه ۔ ویعادی من عاداه ۔ ویأتیه السعداء

مردے است کہ خدا دوست دارندگان اورا دوست می دارد ۔ و دشمنی دارندگان اورا دشمن می دارد ۔ و نیک مردان

من کل فج عمیق ودیار بعیدة ۔ وهو کهف للملّة وامان من الله

از ہمہ راہ ہائے دور دراز پیش او می آیند و او پناہ ملت و امان خدا

لکل مسلم ومسلمة ۔ ومن علامات صدقه انه یؤذی فی اوّل امره

برائے ہر مسلم و مسلمہ می گردد و از علامات صدق او ایں است کہ اورا در اول امر خود ایذا دادہ

ویسلّط علیہ الاشرار۔ ویسطوا الفجار۔ مستھزئین مکذبین۔ ویقولون

می شود۔ و در حق او چیزہا مے گویند

فیہ اشیاء ویسبّون مجترئین۔ وھو یذبّ علی الارض دبّ الصوار۔ و

یمشی ھونًا کالاخیار۔ ولا یجزی السیئۃ بالسیئۃ۔ ویدفع بالتی ھی

احسن وانسب لعباد الحضرۃ۔ حتّٰی اذا تمّ ایّام الابتلاء۔ وما قُدّر

علیہ من جور السفھاء۔ فینفخ فی روعہ ان یقبل علی اللّٰہ کل الاقبال۔

و چوں جور و جفا بکمال مے رسد۔ پس در دل او می دہند کہ سوئے خدا عزّ و جلّ متوجہ شود

ویسئل نصرتہ بالتضرع والابتھال۔ فتتحرک فی باطنہ ھٰذہ الارادات۔

و مدد او بخواہد

فیخر ساجدًا للّٰہ فتستجاب الدعوات۔ وتکون لہ النصرۃ والفتح فی

پس دُعائے او قبول کردہ می شود و انجام کار فتح او را می باشد

اٰخر الامر وفی المآل۔ ویخلق اللّٰہ لہ اسبابًا من السماء باللطف

والنوال۔ ویفعل لہ افعالًا یتحیر الخلق من تلک الافعال۔ و

یقلب الامر کل التقلیب ویؤمنہ من الخوف والاھتیال۔ و

کذالک جرت عادتہ باولیائہ فانہ یجعل اعدائہم غالبین فی اوّل
وخدارا ہمیں عادت باولیائے خود است کہ اوشاں باول حال مغلوب ومقہور ونشانہ
الامر ثم یجعل الخواتیم لہم وقد کتب ان العاقبۃ للمتقین۔
ایذاء دشمناں می باشند وانجام کار فتح وظفر نصیب ایشاں می گردد
ولا یبعث کمثل ہٰذہ الرجال الا بعد مرور من القرون باذن اللہ الفعال۔
و این چنیں مردم بعد از مرور سالہائے دراز مبعوث می شوند۔
و بعد فساد فی الارض وصول الاعداء وسیل الضلال۔ فاذا ظہر
وچوں فساد در زمین ظاہر شود و موجہا زند مردم حدود خداوند عزّ وجلّ را فراموش کنند۔
الفساد فی الارض وزاد العدوان۔ وکثر الفسق والعصیان۔ وقلّ
المعرفۃ وصار الناس کالعمین۔ وجہلوا حدود اللہ رب العالمین۔ و
تطرّق الفساد الی الاعمال والافعال والاقوال۔ وصار امر الدین متھتّکًا
و مشرفًا علی الزوال۔ والاعداء مدّوا ایدیہم الی بیضۃ الاسلام۔
و انتھی شعار الدین الی الانعدام۔ وما بقی فی وسع العلماء۔ ان
و علماء را برائے اصلاح مردم قوت و
یردوا الناس الی الصلاح والاتقاء۔ بل العلماء وھنوا ونسوا خدمۃ
قدرت نماند بلکہ خود سست وغافل ومغلوب نفسہائے خود

الدین ۔ وتمایلوا علی الدنیا الدنیة وما بقی لهم حظ من الایمان والیقین ۔ و

شوند ۔

بلغ امر الفساد والفسق والضلالة ۔ الی منتهی الغی کحلة کانت فی الدرجة

الثالثة ۔ وما بقی رجاء ان یبرء الناس بمجرد القال والقیل ۔ فعند ذالک

پس دریں ہنگام

یرسل مصلح ویعطی له من لدن ربه علم ومعرفة وصدق وطرق اقامة

از نزد او تعالیٰ مردے مصلح پیدا می شود ۔ و اورا علم و معرفت می بخشند

الدلیل ۔ وطہارة واستقامة وعلیه جرت عادة الرب الجلیل ۔ فالحاصل

ان العنایة الالهیة تقتضی بالفضل والاحسان ۔ ان یبعث نبیًا او محدثًا

و عنایت الٰہیہ تقاضا می فرماید ۔ کہ نبی یا محدث را مبعوث کند

فی ذالک الزمان ۔ ویفوض الیه هٰذه الخطة ویجتبیه لاصلاح نوع الانسان ۔

و خدمت دین سپرد فرماید

فیجیئ فی وقت تشهد فیه القلوب السلیمة لضرورة داع من حضرة الکبریاء ۔

و او بوقتے مے آید کہ دلہائے سلیم دراں وقت ضرورت ایں امر محسوس می کنند ۔

وتحس کل نفس متیقظة حاجة الی تائید رب السماء ۔ ویجدون ریحه ونفحاته

و ہر نفس بیدار مے دریابد کہ دریں وقت حاجت تائید الٰہی است و قوت شامہ ارواح شاں

تقرع شامة ارواحهم فعند ذالک یظهر مأمور الله ویفیض سیل الفتن

خوشبوئے او را محسوس مے کند ۔ پس مے آید و سیل فتنہ ہا خشک مے شوند

ویتم الحجۃ علی الکافرین - ولا یأتی الا عند الضروریات - ولا یسلّ السیف الا علی الذین

وبر منکران حجت تمام می گردد ومحدث یا نبی بجز وقت ضرورت نمی آید - وشمشیر نمی کشد مگر بر آنہا

سلوھا من الظالمین والعصاۃ -

کہ شمشیر کشیدہ باشند -

ثم اعلم ایھا السعید ان اکثر الناس قد اخطؤا وغلطوا فی امر المھدی المعھود

بداں کہ اکثر مردم در امر مہدی معہود خطا کردہ اند

ونسبوا الیہ سفک الدماء وقتل کثیر من النصاری والیھود - وقالوا ان ملوک النصاری

وادرا بخونریزی وقتل نصاری ویہود منسوب کردہ اند - بلکہ علماء ایں دیار می گویند کہ در وقت مہدی

الذین ھم ملوک الھند من اھل المغرب اعنی الیوروفین - یوخذون ویطوقون

شاہان ہندوستان را کہ یوروپین باشند ماخوذ کردہ وطوق درگردن

ثم یحضرون فی حضرۃ المھدی صاغرین - ومالھم بہ من علم ان یقولوا الا

انداختہ پیش مہدی حاضر خواہند ساخت - لیکن باید دانست کہ ایں سخنہا محض افترا ہستند

کالمفترین - وما عندھم الا احادیث ضعیفۃ ووضع من الواضعین - ولا

وبدست شاں ہیچ حدیثے صحیح نیست

تجد فی ایدیھم حدیثا صحیحا من خاتم النّبیین - فاتقوا اللہ ولا تعتقدوا کمثل

ھٰذہ العقائد - ولا تستروا شریعۃ اللہ تحت الزوائد متعمّدین - والذین

لا یترکون ھٰذہ الاقاویل - ولا یستقرون البرھان والدلیل - ولا یطلبون

و الیشال

نوراً یشفی النفس ۔ وینفی اللبس ۔ ویکشف من حقیقۃ الخفیّ ۔ ویوضح المحمیّ ۔

نور ثبوت رانمی جویند کہ موجب اطمینان نفس گردد وحقیقت منکشف شود

ولا یمعنون النظر کالمحققین ۔ بل یتبع بعضھم بعضًا کالعمین ۔ ولا یسرحون

وہمچو محققان نظر رانمی دوانند

الطرف کالمفتشین ۔ فاولئک قوم یشابھون جھاما وخلّبا ۔ ویضاھون متصلّفا

قلبًا ۔ اوھم کبیوت عورۃ ۔ اوکاشجار غیر مثمرۃ ۔ لیس عندھم من غیر لحی طولت

ہمچو خانہ ہائے خالی اند یا ہمچو درختان بے بر و نزدشاں اگر چیزے ہست ہمیں ریشہا ستند

وآنف شمخت ووجوہ عبست والسن سلطت ۔ وقلوب زاغت ۔ ولھم امانی

کہ دراز گذاشتہ اند وبینی ہا کہ بہ تکبر بلند کردہ ۔ ورو ہا کہ ترش اندوز بانہا کہ بیہدہ گوئی دراز اند ۔ ودلہا کہ کج اند

لا یترکونھا ۔ واھواء یخفونھا ۔ فلا یردون مناھل التحقیق ۔ ولا یستقرئون

وایشاں را آرزو ہا ہستند کہ ترک آنہا نمی کنند ۔ وخواہشہا ہستند کہ پوشیدہ می دارند ۔ ودر چشمہ ہائے تحقیق وارد

مجاھل التدقیق ۔ ولا یبذلون جھدھم لرؤیۃ الحق المبین ۔ ولا یجاھدون لایصال

نمی شوند وراہ ہائے باریک بینی تحقیق نمی جویند وکوششہائے خود را برائے دیدن حق خرچ نمی کنند وہیچ سعی بجا

الناس الی ذری الیقین ۔

نمی آرند تا مردم را بہ یقین برسانند ۔

وآخر الکلام فی ھذا الباب ۔ انی انا المسیح المھدی من رب الارباب ۔ وماجئت للمحاربات

وآخر کلام دریں باب ایں است کہ من مسیح موعود ومہدی ام ودرائے جنگ ہا نیامدم

وما امرنی ربّی للغزاۃ ۔ انّی جئت علی قدم ابن مریم ۔ لادعوا الناس الی مکارم الاخلاق والی

بلکہ بر قدم حضرت عیسیٰ علیہ السلام آمدہ ام تا کہ مردم را سوئے مکارم اخلاق وسوئے رب رحیم و

ربّ اکرم وارحم۔ ولا اری حاجۃ الی سلّ السیوف من اجفانھا بل ھی عار الملّۃ۔
کریم بخوانم۔ ومن ہیچ حاجت سوئے کشیدن شمشیر نمی بینم بلکہ ایں کار برائے آں مذہب عارے است

احاطت البلاد بلمعانھا۔ نعم حاجۃ الی بری الاقلام لجولانھا۔ لننجی الناس من
کہ در ذات خود روشنی می دارد۔ آرے حاجت ما سوئے قلم ہاست تا مردم را از گمراہی رہا و طوفان آں

الضلالات وطوفانھا۔ واذا جئت علماء ھٰذہ الدیار۔ فکفرونی وکذبونی بالاصرار۔
گمراہی ہا نجات دہیم۔ ومن چوں سوئے علماء ایں دیار آمدم برکفر من فتویٰ دادند وتکذیب من کردند و

واعرضوا عن الحق بالاستکبار وقالوا دجّال افتریٰ۔ فاراھم اللّٰہ الاٰیٰت الکبریٰ۔ و
گفتند کہ دجّال است وخدائے تعالیٰ ایشاں را نشانہا نمود و

ظھرت انباء الغیب وبرکات عظمیٰ۔ وخسف القمر والشمس فی رمضان۔ فما تقلب
پیشگوئی ہا بظہور آمدند وبرکتہا ظاہر شدند۔ وماہ ومہر در رمضان منکسف شدند لیکن ہیچ دلے

قلب الی الحق وما لان۔ وعرضت علیھم سبل الھدایۃ فما امتنعوا من الحمایۃ والغوایۃ۔
نرم نشد وازگمراہی باز نیامدند۔

والفت لھم مجلدات ضخیمۃ۔ وکتبًا مطوّلۃ مبسوطۃ۔ فما قبلوا الحق بل سبّوا کالسفھاء
وبرائے ایشاں کتابہائے ضخیم تالیف کردم پس قبول نہ کردند بلکہ ہمچو سفیہا دشنام

وزادوا فی البغی والاعتداء۔ وقد وضح لھم بصدق العلامات۔ انّی من اللّٰہ ربّ السمٰوٰت۔
دادند۔ ودر گمراہی وافراط در ظلم قدم پیش نہادند۔ وایشاں را بصدق علامات واضح شد کہ من از طرف خدا تعالیٰ ہستم

فما کان امرھم الّا الفحش والایذاء۔ والشتم والازدراء۔ وقد رؤا من ربّی اٰیات۔ و
مگر بجز فحش گفتن وایذا دادن ہیچ کار ایشاں نبود واز خدا وند من نشانہا دیدند

انواع تائیدات۔ فما قبلوا ظلمًا وعلوًّا وما کانوا منتھین۔ وما جئتھم فی غیر وقت بل
مگر قبول نکردند وباز نیامدند ومن در غیر وقت نزد شاں نیامدم بلکہ

جئت عند غربۃ الاسلام۔ فی زمان فساد اشار الیہ سید فاخر الانام۔ وعلی رأس المائۃ
در وقت غربت اسلام ظاہر شدم ودر ہنگام فسادے ظہور کردم کہ سوئے آں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اشارت کردہ بود

وکانوا من قبل منتظرون وقت ھٰذہ المائۃ۔ یحسبونھا مبارکۃ للملّۃ۔ فلما جئتموھم
وبر سر صدی آمدہ ام۔ وایں مردم ایں صدی را انتظار مے کردند وایں را مبارک می دانستند۔ وچوں نزد شاں آمدم

نبذوا علومھم وراء ظھورھم وصاروا اوّل العادین۔ ولولا خوف سیف الدولۃ
ہمہ علوم خود را پس پشت انداختند واوّل دشمناں شدند۔ واگر خوف شمشیر دولت برطانیہ نبودے

البرطانیۃ۔ لیقتلونی بالسیوف والاسنۃ۔ ولکن اللّٰہ منعھم بتوسط ھٰذہ الدولۃ المحسنۃ

مرا قتل کردندے

فنشکر اللّٰہ ونشکر ھٰذہ الدولۃ التی جعلھا اللّٰہ سببا لنجاتنا من ایدی الظالمین۔

پس خدا را و ایں دولت برطانیہ را شکرے کنیم کہ موجب نجات ما گردید و مالہائے و جانہائے ما

انھا حفظت اعراضنا و نفوسنا و اموالنا من الناھبین۔ وکیف لانشکر وانا نعیش

وآبروہائے ما از ظلم ظالماں محفوظ ماندند در زیر سایہ ایں دولت با امن بسر

تحت ھٰذہ السلطنۃ بالامن و فراغ البال۔ ونجینا من انواع النکال۔ وصار نزولھا

می بریم وازانواع عذابہا رستیم ونزول ایشاں

لنا نزول العز والبرکۃ۔ ونلنا غایۃ رجاءنا من امن الدنیا والعافیۃ۔ فوجبت

برائے ما ہمانی عزت وبرکت گردید وہمہ امیدہائے دنیوی را یافتیم پس بر ما واجب گردید

اطاعتھا ودعاء اقبالھا وسلامتھا بصدق النیۃ۔ انھا ما اسرتنا بایدی

کہ اطاعت او کنیم ودعاء سلامت و اقبال او بصدق نیت کردہ باشیم۔ ایں دولت بدستہائے شوکت خود

السطوۃ۔ بل جعل قلوبنا اساری بایادی المنۃ والنعمۃ۔ فوجب شکرھا وشکر

ما را اسیر نکردہ است بلکہ بایادی منت واحسان خود دلہائے ما را اسیر گردانیدہ است۔ پس

مبرتھا۔ ووجب طاعتھا وطاعۃ حکامھا۔ اللّٰھم اجزنا ھٰذہ الملکۃ

واجب است کہ شکر او وشکر احسان او کنیم وطاعت او وطاعت حکام او بجا آریم۔ اے خدا ایں ملکہ

المعظمۃ واحفظھا بدولتھا وعزتھا۔ یا ارحم الراحمین۔ اٰمین۔

معظمہ را از ما جزائے خیر بدہ ۔ آمین

۲۱؍فروری ۱۸۹۹ء

الراقم المرزا غلام احمد القادیانی

Published by Mubarak A. Saqi, Additional Nazir Isha'at,
16, Gressenhall Road, London SW18 5QL
Printed by Unwin Brothers Limited, The Gresham Press, Old Woking, Surrey